INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

قیمت ۷ روپے

جلد: ۲۷ | ۲۸/ جمادی الاول تا ۴/ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/ جون ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۲۱

آزادی رائے کا دُھرا معیار

مسلمانوں کی دل آزاری کا بہترین ہتھیار

نئی حکومت سے چند گزارشات

دینی مدارس کی مُعلمات کے لئے لمحۂ فکریہ

قرآن، ویلڈرز اور غیر مُسلم دانشور

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

ٹی وی چینل کی ملازمت

محمد ناصر، کراچی

س:...... میں ایک مشہور ٹی وی چینل کے آفس میں کام کرتا ہوں، بنیادی طور پر تو یہ چینل خبروں کا ہے، لیکن پھر بھی اس میں دینی، معلوماتی اور تفریحی (ڈرامے اور فلمیں) پروگرام دکھائے جاتے ہیں، میرا کام صرف دفتر تک محدود ہے اور میں کسی ریکارڈنگ وغیرہ میں حصہ نہیں لیتا، معلوم یہ کرنا ہے کہ کسی ٹی وی چینل کے دفتر میں ملازمت کرنا جائز اور حلال ہے؟

ج:...... چونکہ ٹی وی پر تصاویر دکھائی جاتی ہیں اور وہ حرام ہیں، اس لئے ایسا ادارہ جس کا کام ہی بنیادی طور پر حرام ہو، اس میں کام کرنا ناجائز ہے کیونکہ اس میں دو طرح کی خرابیاں ہیں، ایک تو اس ناجائز کام کرنے والے ادارہ کے ساتھ تعاون کرنا ناجائز ہے، دوسرے اس کی آمدنی کا چونکہ اکثر حصہ حرام ہوتا ہے اور اس سے ملازمین کو تنخواہ دی جاتی ہے، اس لئے حرام آمدنی سے تنخواہ لینا بھی حرام ہے۔

ریڈیو پر امامِ حرم کی اقتدا

راحت، کراچی

س:...... آپ سے پوچھنا ہے کہ ریڈیو سے جو حرم پاک سے براہ راست تراویح کی نماز ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے، کیا ہم خواتین گھر میں ان کے ساتھ تراویح کی نماز ادا کرسکتی ہیں؟

ج:...... امام کی اقتدا کے لئے امام اور مقتدی کا ایک جگہ ہونا شرط ہے اور وہ بھی اس طرح کہ امام اور مقتدی کے درمیان اتصال ہو، یعنی امام اور مقتدی کے درمیان صفوں کا ایسا اتصال ہو کہ درمیان میں کہیں ایسا خلا نہ ہو کہ اس سے بیل گاڑی گزر سکے، آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ امام حرم کہاں کھڑا ہے اور آپ کہاں؟ اتنا فاصلہ سے محض آواز پر اس کی اقتدا کیونکر صحیح ہوگی؟ اس لئے جو لوگ ٹی وی یا ریڈیو پر امام حرم کی نماز یا تراویح کی اقتدا کریں گے، ان کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

س:...... میری کسی رشتہ دار کے پاس تقریباً نو لاکھ روپے قومی بچت اسکیم میں جمع ہیں، وہ باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہتی ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا پورے نو لاکھ روپے پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی یا ساڑھے سات تولے سونا کی قیمت پر یا ان نو لاکھ روپے میں سے کم کرکے باقی رقم پر زکوٰۃ ادا کرے؟ براہ کرم تفصیلاً جواب سے نوازیں شکرگزار رہوں گی۔

ج:...... یہاں دو مسئلے ہیں، پہلا تو یہ کہ قومی بچت اسکیم میں رقم جمع کراکر اس کا نفع حاصل کرنا ناجائز اور سود ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کل سرمایہ پر ہے، ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس کی قیمت نصاب زکوٰۃ ہے یعنی اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے، جب اتنی رقم، زیور یا مال تجارت ہوجائے تو اس پر اور اس سے زائد پر زکوٰۃ واجب ہے۔

پاکدامن خاتون پر تہمت لگانے والے کی سزا

سیّد شاہ عالم زمرد، راولپنڈی

س:...... غیر شادی شدہ مرد عورت کے ناجائز تعلق کی صورت میں قرآن حکیم میں کتنی سزا مقرر ہوئی ہے؟

ج:...... اگر چار عینی گواہوں سے ان کا زنا ثابت ہوجائے تو غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو سو سو درے لگائے جائیں گے شادی شدہ مرد اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا، نیز اگر ثابت ہوجائے کہ عورت کے ساتھ جبراً زنا ہوا ہے تو عورت اس سزا سے محفوظ ہوگی۔

س:...... کیا یہ صحیح ہے کہ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں یا پھر گواہ پیش نہ کریں، ان کو کوڑے مارو اور ان کی شہادت قبول نہ کرو؟

ج:...... جی ہاں! پاک دامن مرد یا عورت پر تہمت دھرنے سے تہمت لگانے والے کو اسی درے لگائے جائیں گے اور ہمیشہ کے لئے اس کی گواہی بھی غیر مقبول ہوجائے گی۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

عبداللطیف طاہر

جلد:۲۷ ۲۸/جمادی الاول تا ۴/جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/جون ۲۰۰۸ء شمارہ:۲۱

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

پھر جذبۂ جہاد پیدا کر	۴	اداریہ
آزادیٔ رائے کا دوہرا معیار!	۷	مولانا سلمان نسیم ندوی
نئی حکومت سے چند گزارشات	۱۰	مولانا سعید احمد جلال پوری
قرآن ‘اولیاء رزاور غیر مسلم دانشور	۱۳	سعید الظفر ناظردی قاسمی
اسلام میں خواتین کے حقوق	۱۶	مولانا عبدالکریم پاریکھ
دینی مدارس کی معلمات کیلئے لمحۂ فکریہ	۱۹	میم بنت سعید احمد جلال پوری
شذرات....	۲۱	ابوعاصم
بزم اطفال	۲۳	مولانا قاضی احسان احمد
خبریں	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

پھر جذبۂ جہاد پیدا کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

آج سے سو سال قبل ۱۹۰۸ء میں جب مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ نے نبوت و رسالت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اس وقت متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کا راج اور عمل داری تھی، چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی تحریص و تشویق اور ان کے مفادات کی تکمیل کے لئے یہ سارا ڈھونگ رچایا تھا، اس لئے اسے حکومت برطانیہ اور انگریزوں کی مکمل تائید و سرپرستی حاصل تھی۔

اگر انگریزوں نے اپنے وفادار و اطاعت شعار مرزا غلام احمد قادیانی کی ''خدمات'' کے عوض اس کے لئے اور اس کی جماعت کے لئے اپنے خزانوں کے دروازے کھول دیے تھے تو مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی حق نمک کی ادائیگی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

> ''تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنے قلم سے کام لیتا ہوں، اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی کتابیں تالف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپے خرچ ہوئے..... پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظِ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے، پوری استقامت سے کام لیا، کیا اس کام کی مسلمانوں میں کوئی نظیر ہے؟'' (مجموعہ اشتہارات، ج:۲،ص:۳۶۱، ۳۶۳)

مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کی انہیں نوازشات سے متاثر و منفعل ہوکر برملا کہنے اور لکھنے لگا کہ میں انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہوں، مرزا غلام احمد قادیانی کی انہیں کمزوریوں اور ممنونیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریزوں نے اس سے وہ کچھ کہلایا اور لکھوایا کہ اس کے تصور سے بھی ایک شریف انسان کو قے آتی ہے۔

مثلاً: مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مہدی، مثیل مسیح، مسیح، مریم، ابن مریم، کرشن، رودر گپال، کرم خاکی، انسانوں کی عار اور جائے نفرت ایسے رذیل اور آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد رسول اللہ اور الوہیت جیسے بعید از عقل و شعور دعوے کئے، مسلمات اسلام پر بے دریغ تیشہ چلایا، قرآن، حدیث، اجماع امت کا انکار کیا، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعینؒ و تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ، اکابرین امتؒ، صلحائے ملتؒ کی توہین و تنقیص جیسا غلیظ و بدبودار کارنامہ انجام دیا، اپنے مخالف مسلمانوں اور امت مسلمہ کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج، جہنمی، ولد الزنا اور کنجریوں کی اولاد جیسی قبیح اور گھناؤنی گالیاں دیں۔

جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی پاکباز والدہ ماجدہ حضرت مریم پر تہمت و افترا کے پہاڑ توڑے اور نعوذ باللہ ان کو بدکار و زنا کار تک کی دشنام طرازی کی۔

بایں ہمہ اس نے اپنے لئے تمام اسلامی اصطلاحات اور شعائر استعمال کرنے کی ناپاک جسارت بھی کی، حتیٰ کہ اپنے آپ کو نبی، رسول، باعث نجات، اپنی بیوی کو ام المومنین، اپنی بیعت کرنے والوں کو صحابہ، اپنے شہر قادیان کو مکہ و مدینہ، بلکہ ان سے افضل قرار دینے کی ہرزہ سرائی کی۔

مسیلمہ کذاب کا جانشین یہ سب کرتا تھا، مگر وارثانِ صدیق اس کو مزہ چکھانے سے عاجز و بے بس تھے، اس لئے کہ اس کی پشت پر انگریز تھا، انگریزی اقتدار تھا، انگریزوں کی دولت تھی، انگریزی قانون تھا، انگریزی عدالتیں تھیں، انگریز کی پولیس تھی، انگریز کی فوج تھی اور پوری اسلام دشمن برادری تھی۔

اس کے برعکس دوسری طرف مسلمان نہتے تھے، جن کے پاس اگرچہ دین تھا، ایمان تھا، غیرت تھی، حمیت تھی مگر وہ ظاہری اسباب و وسائل سے عاری تھے، حکومت، عدلیہ، مقننہ، انتظامیہ، پولیس، فوج حتیٰ کہ قانون بھی ان کا ساتھ نہیں دیتا تھا، لیکن بہر حال ان کے پاس جوش تھا، جذبہ تھا، جرأت تھی، ہمت تھی اور اللہ پر توکل، موت اور مابعد الموت پر یقین تھا، اس لئے وہ اپنی جان، مال، عزت، آبرو اور آل و اولاد کو ناموسِ رسالت کی حفاظت و صیانت پر نچھاور کرنے کو اپنے لئے اعزاز و سعادت سمجھتے تھے۔

ان کی اسی جاں سپاری اور جذبۂ جہاد، خلوص و اخلاص کی برکت تھی کہ وہ اس فتنہ کے سامنے جب کھڑے ہوگئے.... جو طوفان و آندھی کی رفتار سے بھولے بھالے انسانوں کے دین و ایمان کو اجاڑتا چلا جا رہا تھا اور مسلمانوں کو اندیشہ ہونے لگا تھا کہ کہیں یہ فتنہ دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے زوال کا باعث نہ بن جائے.... تو اس کا نہ صرف منہ موڑ دیا بلکہ وہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے باوجود نیست و نابود ہوگیا آج جبکہ بحمد اللہ وہ فتنہ کمزور ہو چکا ہے، اس کے سرپرست ان سے منہ موڑ چکے ہیں، وہ دنیا بھر میں گالی کا درجہ اختیار کر چکا ہے، فوج، پولیس اور انتظامیہ کھل کر اس کی پشت پناہی کرنے سے گھبراتی ہے، ملکی قانون، عدالتیں ان کی بجائے مسلمانوں کا ساتھ دیتی ہیں، ان کے سربرآوردہ اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں اس کا ہیڈ کوارٹر منتقل ہو چکا ہے، تو کیا وجہ ہے کہ ہم اب بھی اس کی راہ نہیں روک سکتے؟ آخر ہمارے اندر وہ کون سی کمزوری اور ضعف آ گیا ہے؟ اس پر توجہ اور غور و فکر کی ضرورت ہے؟

کسی قدر تامل اور غور و فکر سے کام لیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ ہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہمارا دشمن ختم ہوگیا ہے، یا کم از کم کمزور ہوگیا ہے، اس لئے ہم نے اپنے ذمہ جو کرنے کا کام تھا چھوڑ دیا ہے، یا کم از کم اس سے غافل ہوگئے ہیں۔ آج بھی اگر اسلام دشمنوں کو احساس ہو جائے کہ مسلمان جاگ رہا ہے یا کم از کم زندہ ہے اور ہم دشمن کو اپنی حیات و زندگی کا احساس دلانا شروع کر دیں تو انشاء اللہ مسیلمہ کذاب کی اولاد ایسے دم دبا کر بھاگے گی، جیسے دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو سے بھاگے گا۔

اسی طرح آج دنیا بھر کے اسلام دشمن کیڑوں مکوڑوں کی طرح اپنی بلوں سے نکل کر آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی کی توہین و تنقیص پر بھی اس لئے آمادہ نظر آتے ہیں کہ ان کو اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ مسلمانوں میں وہ پہلے جیسی ہمت، جرأت اور غیرت ایمانی نہیں رہی، اگر آج بھی ان کو یہ احساس ہو جائے کہ مسلمانوں میں کوئی معاذؓ، معوذؓ، غازی علم الدینؒ، غازی عبد القیومؒ، غازی عامر چیمہؒ اور غازی حاجی مانکؒ کا جانشین موجود ہے، تو وہ اسلام، شعائر اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین و تنقیص کی جرأت نہ کر سکیں گے۔

اس لئے احتجاجی جلسے، جلوس، مظاہرے اور احتجاج اگرچہ مفید ہیں مگر اس کی بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے نوجوانوں میں معاذ و معوذ کا سا جوش و جذبہ اور ہمت، جرأت، حمیت و غیرت پیدا کی جائے اور خود کو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر نثار کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

درسِ حدیث

کھانے کے آداب واحکام

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شوربا زیادہ کرنے کا حکم

"حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: تم میں سے کوئی شخص بھلائی کے کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی چیز نہ پائے تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی کے ساتھ ہی مل لے اور جب تو گوشت خریدے یا ہانڈی پکائے تو اس کا شوربا زیادہ کرلے اور اس میں سے اپنے ہمسائے کو چچہ بھر کے دے دے۔" (ترمذی، ج:۲،ص:۵)

اس حدیث پاک میں چند مکارمِ اخلاق کی تعلیم فرمائی گئی ہے۔

اول:... یہ کہ کسی کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی کو حقیر نہ سمجھا جائے، یہ ہدایت حسن سلوک کرنے والوں کے لئے بھی ہے اور جن کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے ان کے لئے بھی، کیونکہ کسی غریب کے گھر میں کوئی چیز پکی ہو تو اس کا جی چاہے گا کہ ہمسایوں کے گھر میں بھی دی جائے (اور شریعت کا حکم بھی یہی ہے) لیکن اس کو احساسِ کمتری مانع ہوتا ہے کہ ایسی معمولی اور حقیر سی چیز ہمسایوں کے گھر کیا پہنچاؤں؟ اور اگر ہمت کرکے پہنچا بھی دے تو ہمسائی سو سو عیب نکالتی ہے کہ بھلا ایسی چیز لانے کی کیا ضرورت تھی؟ الغرض دینے والے کا احساسِ کمتری اور لینے والے کی نکتہ چینی عام طور سے ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے مانع ہوجاتی ہے۔ اس لئے ہدایت فرمائی گئی کہ حسن سلوک خواہ کتنی ہی معمولی چیز کے ساتھ ہو اس کو حقیر نہ سمجھا جائے، نہ دینے والا اس کو معمولی سمجھ کر چھوڑے اور نہ لینے والا معمولی سمجھ کر اس کی تحقیر کرے۔

دوم:... دوسری تعلیم یہ فرمائی گئی کہ اگر کوئی نادار ہے، کسی کی مالی خدمت نہیں کرسکتا تو کم سے کم اتنا ہی کرلے کہ ہر ایک کے ساتھ کشادہ روئی سے پیش آنے کی عادت ڈال لے کہ یہ بھی صدقہ ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کی دلجوئی کی جاسکتی ہے۔

سوم:... گھر میں گوشت پکایا جائے تو ہمسایوں کو دینے کی نیت سے اس کا شوربا ذرا سا زیادہ کرلیا جائے اور اس میں ہمسائے کی خبر گیری کی جائے، خواہ تھوڑی مقدار ہو، اس کو معمولی بات نہ سمجھا جائے، یہ معدنِ نبوت سے نکلے ہوئے ہیرے اور جواہرات ہیں۔

ثرید کی فضیلت کے بیان میں

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں سے تو بہت کامل ہوئے مگر عورتوں میں نہیں کامل ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بیوی، اور عائشہ کی فضیلت تو عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔" (ترمذی، ج:۲،ص:۵)

حدیث پاک کے پہلے فقرے کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کی جماعت میں سے تو بے شمار حضرات کامل ہوئے، کیونکہ اس جماعت میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار تو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہیں جو سب کے سب کامل ہیں، پھر ہر امت میں (خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں) بے شمار حضرات ایسے ہیں جو صدیقیت وشہادت اور ولایتِ کبریٰ کے مقام پر فائز ہوئے، یہ تمام حضرات، جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، درجہ بدرجہ سب کے سب کامل تھے اور مردوں کی جماعت کے مقابلے میں عورتوں کی جماعت کو دیکھئے، ان میں شاذ و نادر ہی ایسی ہوگی جو صدیقیت کے مرتبے کو پہنچی ہو، کیونکہ نبوت صرف مردوں کے لئے ہے، خواتین نبی نہیں ہوتیں۔ عورتوں کی جماعت میں بھی بہت سی اللہ تعالیٰ کی بندیاں کامل ہوئی ہوں گی، مگر حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کو قرآن کریم میں "صدیقہ" فرمایا ہے اور ان کی کرامتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے، اسی طرح فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی قرآن کریم میں مدح فرمائی گئی ہے، ان دونوں کے کامل ہونے میں کیا شبہ ہے؟ اور ایک حدیث میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے اسمائے گرامی بھی کاملین میں ذکر فرمائے گئے ہیں۔

گوشت کا دانتوں سے نوچنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ: میرے والد ماجد نے میری شادی کی تو چند لوگوں کو مدعو کیا، جن میں صفوان بن امیہ بھی تھے، پس فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو، یہ طریقہ زیادہ لذیذ بھی ہے اور خوشگوار بھی۔" (ترمذی، ج:۲،ص:۵)

اعتذار

شمارہ ۱۶ میں درسِ حدیث کے آخری پیراگراف کو یوں پڑھا جائے "یارسول اللہ! جو چیز آپ کو ناپسند ہے، میں بھی اس کو ناپسند کرتا ہوں۔" (ادارہ)

آزادی رائے کا دہرا معیار

مسلمانوں کی دل آزاری کا بہترین ہتھیار

سلمان نسیم ندوی

عصر حاضر میں یورپین میڈیا اور اہل قلم کا شیوہ یہ بن گیا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں پر ہونے والی بڑی سے بڑی زیادتی کے خلاف معمولی احتجاج کو بھی آزادیٔ رائے پر شب خون بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور دوسری طرف اسی ''آزادیٔ رائے'' کو وسیلہ بنا کر ہر اس شخص کے عقائد، روایات، تاریخ اور تہذیب و ثقافت پر ڈاکا ڈالا جاتا ہے جو اس سے سیاسی، فکری یا مذہبی اختلاف رکھتا ہو، اسلام کی توہین کرنے والوں کا سب سے بڑا ہتھیار ''آزادیٔ رائے'' ہے، یہ ہتھیار گستاخان اسلام کی نہ صرف حمایت کرتا ہے بلکہ اس کو پوری بے باکی سے پناہ دیتا ہے، اس کی حوصلہ افزائی اور عزت افزائی کرکے دوسروں کو اسلام اور مسلمانوں کی دل آزاری کی کھلے عام دعوت دیتا ہے، ابھی کچھ دنوں پہلے ڈنمارک کا سانحہ اس کا ثبوت ہے، اسی آزادیٔ رائے کی شہ پر ڈنمارک سے ملتے جلتے حادثات میں تیزی آتی جارہی ہے۔

یورپ میں ''آزادیٔ رائے'' کی کیا حقیقت ہے اور اس کا کیا مفہوم و مصداق ہے، اس کا اندازہ حال ہی میں برطانیہ کے ایک پادری ڈاکٹر رووَن ولیمس کے بیان اور اس کی شدید مخالفت سے لگایا جاسکتا ہے۔

۷/فروری ۲۰۰۸ء کو لندن کے لیمبتھ پیلس نامی مقام پر وہاں کے وکلاء کے سامنے "Islamin English Law" کے عنوان سے ۱۲ صفحات پر مبنی ایک تقریر میں ڈاکٹر ولیمس نے برطانیہ میں سول اور مذہبی قانون پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے اس بات پر بار بار زور دیا کہ برطانیہ میں چونکہ مختلف مذاہب کے ماننے والے رہتے ہیں، اس لئے وہاں کے عیسائی مذہب پر مبنی قانون میں دوسرے مذاہب، خاص کر اسلامی شریعت کو بھی جگہ دینی چاہئے، لہٰذا اپنی اس تقریر کے ذریعے انہوں نے حکومت برطانیہ اور وہاں کے قانون سازوں کو اس بات کا مشورہ دیا کہ انہیں برطانوی قانون میں اسلامی شریعت کو شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ اسلام کا یہ قانون کسی نظام یا افراد کے ذریعے نہیں بنایا گیا ہے بلکہ یہ شریعت خود اللہ کے کلام یعنی قرآن کریم سے ماخوذ ہے، جس پر دنیا کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، اپنی بحث کا آغاز کرتے ہوئے ڈاکٹر ولیمس نے کہا:

''برطانوی معاشرہ میں مسلمانوں کو کیا مقام ملنا چاہئے؟ اس پر ہمیشہ گرما گرم بحث ہوتی رہی ہے، یہاں کے مسلم باشندے بھی اپنی شریعت کے مطابق آزادی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں جس پر بعض "Opinion Pols" بھی کرائے جاتے رہے ہیں، اس طرح کے سروے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ برطانیہ کے عام باشندوں کا اسلامی شریعت کے بارے میں یہی خیال ہے کہ یہ قانون عورتوں پر پابندیاں عائد کرتا ہے اور غلطی کا ارتکاب کرنے پر سخت جسمانی سزا دینے کی حمایت کرتا ہے جو سراسر غلط ہے۔''

کنیٹر بری کے آرک بشپ، ڈاکٹر رووَن ولیمس برطانوی قانون میں اسلامی شریعت کو شامل کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

''شریعت کا درست ہونا کسی انسانی فیصلے، ووٹ یا ترجیحات پر موقوف نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے ذہن کی ترجمانی کرتا ہے، اس لئے شریعت کو قبولیت کا درجہ دینا، قانون، انصاف کے ایک ایسے طریقہ کو قبولیت عطا کرتا ہے جو کہ خدا کی طرف سے نازل ہونے والی کتاب پر مبنی ہے اور کسی واحد نظام کا حصہ نہیں ہے۔''

ڈاکٹر رووَن ولیمس (پیدائش: ۱۹۵۰ء) انقلابی فکر کی حامل شخصیت ہیں، دنیائے مسیحیت کے مروجہ افکار و خیالات سے بغاوت کی بنیاد پر وہ کئی بار تنازعات کا شکار بھی ہوچکے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ اس راہ پر مضبوطی سے کاربند ہیں کہ حق کی آواز اٹھائی جانی چاہئے، ڈاکٹر رووَن ولیمس کا پچھلا بیان بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، یہ بیان دراصل آیت قرآنی: ''شھد شاھد من اھلھا'' کا مصداق ہے، اس بیان میں ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے ایک مسلّمہ حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اس طرح انہوں نے آزادیٔ رائے کے استعمال کو صحیح رُخ اور سمت دینے کی کوشش کی ہے۔

مشاہدین نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر رووَن کی اس

رائے کی تردید نے یورپ میں ہسٹریائی انداز اختیار کرلیا، آزادیٔ رائے کے وہ محافظین جنہوں نے ڈنمارک کے مذموم واقعہ کی پشت پناہی کے لئے اپنی پوری قوت جھونک دی تھی، وہ برطانیہ جس کو جمہوریت کی ماں کہا جاتا ہے اور جو ''آزادیٔ رائے'' کے عنوان سے سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کی حمایت اپنا فرض سمجھتا ہے، سب کے سب اپنا نعرہ بھول کر پادری کی مخالفت میں یک آواز ہوگئے، برطانیہ کے وزیراعظم کے ترجمان نے کہا:

''ہم برطانوی قانون کے علاوہ کسی اور قانون کو تسلیم نہیں کرسکتے، ہمارے ملک میں برطانوی قانون ہی نافذ العمل ہوگا، جس کی بنیاد برطانوی اقدار پر رکھی گئی ہے۔''

برطانیہ کی اپوزیشن جس میں کنزرویٹو اور لبرل دونوں طرح کی جماعتیں ہیں، نے بھی ڈاکٹر روون کے اس بیان پر تنقید کی ہے، کرنل آرمس ٹیڈ نے مشورہ دیا ہے کہ: ''اینگلیکن چرچ کی قیادت کرنے کے بجائے انہیں ایک یونیورسٹی قائم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے'' ایک مخالف نے یہ مشورہ دیا کہ: ''اگر وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہوجائیں تو بہت سے لوگوں کو راحت ملے گی، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک لائق اور ذہین اسکالر ہیں، لیکن جہاں تک عیسائی فرقہ کی قیادت کا سوال ہے تو وہ اس معاملہ میں بربادی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔''

مغربی میڈیا نے ڈاکٹر موصوف کو دنیائے مسیحیت کا ''دشمن'' قرار دیا، ٹائمز نے ایک مضمون شائع کیا ہے، جس کا عنوان ہے: ولیمس خطرناک ہیں ان کا مقابلہ ضروری ہے، انڈیپنڈنٹ نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے: پادری نے سیاسی وفکری بارودی سرنگ پر پاؤں رکھ دیا ہے، مذکورہ مضمون میں لکھا گیا ہے کہ اسلامی قانون کے نفاذ کا مطلب ہے کہ نافذ کردہ قانون ایک مخصوص طبقہ کے لئے لازم العمل ہوگا اور دوسرے کے لئے نہیں، جبکہ ایک لبرل معاشرہ کے لئے ضروری ہے کہ وہاں ایسا قانون نافذ ہو جو سب پر یکساں طور پر عائد ہو، مضمون میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر موصوف کا مضمون نہ صرف یہ کہ فکری گمراہی کا نتیجہ ہے بلکہ سیاسی لحاظ سے انتہائی گھٹیا بھی ہے۔ ڈیلی ٹیلی گراف نے طنز کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو چاہئے کہ وہ قانون کو تقسیم نہ کریں بلکہ یا تو پوری اسلامی شریعت کو برطانیہ پر نافذ کردیں یا پھر اس کی بات کرنا چھوڑ دیں، اس کے بعد مضمون نگار نے اسلامی شریعت کی مفروضہ ہولناکیوں کا تذکرہ کیا ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر روون کا مذکورہ بیان جو برطانوی ذرائع کے مطابق صرف ایک اظہار خیال تھا لیکن اگر صورتحال اس سے مختلف بھی ہوتی اور ولیمس نے یہ بیان وضعی قوانین کی شکست اور اسلامی شریعت کی ضرورت کے پس منظر ہی میں دیا ہو تب بھی کیا ''آزادیٔ رائے'' کے علمبردار معاشرہ میں وہ اس قدر شدید مذمت اور مخالفت کا مستحق تھا؟ چہ جائیکہ بقول بشپ جوناتھن گلیڈ ین کہ ولیمس کے بیان کو غلط پیرائے میں پیش کیا گیا ہے، آرچ بشپ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا، بلکہ محض غور وخوض کے لئے ایک مسئلہ کو پیش کیا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اہل کلیسا کو یقین ہے کہ ولیمس کا بیان ایک تبصرہ سے زیادہ نہیں ہے اور باوجود یہ کہ چرچ آف انگلینڈ کی پارلیمنٹ نے ولیمس کی حمایت کا اعلان کیا، ڈاکٹر ولیمس کی مخالفت، استعفٰی کے مطالبہ یہاں تک کہ ان کی جان کو خطرہ لاحق ہوجائے اور سیکورٹی کا نظم کرنا پڑے، یہ ایک ایسے معاشرہ کے لئے جس کی وسیع النظری، دریا دلی اور علم دوستی کے راگ الاپے جاتے ہیں کس طرح زیبا ہوسکتا ہے؟

دراصل مغرب کا یہ متضاد رویہ ''آزادیٔ رائے'' کا وہ دوہرا معیار ہے جس کی آڑ میں وہ امت مسلمہ کی دل آزاری اور اسلامی شریعت کی تنقیص کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا، ڈاکٹر ولیمس کے اس بیان پر مسیحی دنیا میں جس طرح زلزلہ آیا ہے وہ اس کی رواداری، آزادیٔ رائے کے صحیح مفہوم ومصداق کی حقیقت کو بیان کرتا ہے، اب صاف طور پر یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ ''آزادیٔ رائے'' کی اصطلاح ایک ایسا ہتھیار ہے جس کو مسلمانوں کو ذہنی، نفسیاتی طور پر شکست خوردہ بنانے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے، ورنہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ہر وہ اقدام جو امت مسلمہ کی دل آزاری کا سبب ہوتا ہے، اس کا وجہ جواز ''آزادیٔ رائے'' قرار پاتا ہے، اس کے برخلاف اگر دنیا کے کسی مذہب کے خلاف کوئی بات پیش کی جاتی ہے، یہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں کوئی کلمہ خیر کسی کے نوک زبان پر آجاتا ہے تو اس کو برداشت نہیں کیا جاتا۔

بات زیادہ پرانی نہیں ہے، ۸/نومبر ۲۰۰۷ء میں فرانس کی ایک عدالت نے ایک شخص کو ایک سال قید کی سزا سنائی، ساتھ ہی اس پر ۴۳/ہزار یورو جرمانہ بھی عائد کیا گیا، اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے ایک کتابچہ تحریر کیا تھا جس میں ہولوکاسٹ کی اصلیت پر سوالات اٹھائے گئے تھے، دیگر ممالک میں بھی ایسے محققین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دوسری طرف اسی فرانس نے ۹/جنوری ۲۰۰۸ء کو گستاخ مصنفہ تسلیمہ نسرین کو ایوارڈ دینے کا ارادہ کرکے (اگرچہ یہ ایوارڈ بعض اسباب کی بنیاد پر نہ دیا جاسکا) اس کی ''روح آزادی'' کو سلام کرنے کا فیصلہ کیا، اس سے اس کے علاوہ اور کیا نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ فرانسیسی کی تحقیق اس لئے جرم ٹھہری کہ اس کا نشانہ مسلمان نہیں ہیں اور بدنام زمانہ مصنفہ کی

حوصلہ افزائی کی سزاوار اس لئے ہوئی ہے کہ اس کی گستاخیوں کا نشانہ اسلام اور مسلمان ہیں۔

ایک اور مثال لے لیجئے، ستمبر ۲۰۰۶ء میں پاپائے روم نے جرمنی میں اپنے ایک محاضرہ میں اسلام کو نشانہ بنایا، پادری نے خود اعتراف کیا کہ یہ اس کی اپنی ذاتی تحقیق نہیں بلکہ کسی اور کا قول ہے جس کو اس نے نقل کیا ہے، لیکن چونکہ اس میں مسلمانوں کی دل آزاری کا سامان موجود تھا، اس لئے مغرب نے پاپائے روم کے اس بیان کا خیر مقدم کیا، ان کی پیٹھ ٹھونکی، مغربی میڈیا نے اس کی مذمت کو ”آزادیٔ رائے“ پر حملہ قرار دیا، دوسری طرف ڈاکٹر روون ولیمس کا بیان ہے، جس کے بارے میں خود ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ اس کا یہ بیان کسی فوری تاثر کا نتیجہ نہیں بلکہ عمیق مطالعہ اور طویل تجربہ کا نتیجہ ہے، لیکن چونکہ اس رائے میں اسلام کی حقانیت اور قیادت کی صلاحیت کو اجاگر کیا گیا ہے، اس وجہ سے ایسا محسوس ہوا جیسے یہ کوئی بیان نہیں بلکہ مسلم دنیا کی طرف سے مسیحیت پر یلغار ہے، جس کی حفاظت کے لئے گرجا گھر کے پادری صاحبان، قائدین عظام اور میڈیا سب میدان میں کود پڑے۔

پاپائے روم نے جرمنی میں جو بیان دیا تھا اس نے مسلم، مسیحی دنیا میں متوقع قربت کو کافی نقصان پہنچایا تھا، پاپائے روم نے حالات کی نزاکت، مسلم دنیا کی غیر معمولی مخالفت کو دیکھتے ہوئے اپنے سابقہ بیان کی حدت کو کم کرنے کے لئے ترکی میں اپنے ایک خطاب کے دوران ایسا بیان دیا، جس سے محسوس ہوتا تھا کہ ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا اور وہ اس کا تدارک کرنا چاہتے ہیں، نیویارک ٹائمز کے مطابق انہوں نے مسجد سلطان محمد میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا: ”ہم انشاء اللہ متبادل تعاون کے ذریعے امن کو حاصل کرلیں گے۔“ انہوں نے مزید کہا: ”ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں، ہمارا سلسلۂ نسب حضرت ابراہیم سے جڑتا ہے، یہ انسانی اور روحانی رشتہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم ایک ایسا مشترک راستہ تلاش کرلیں جو موجودہ انسانی معاشرہ کی انسانی اقدار تک رہنمائی کرے۔“ انہوں نے اس متبادل تعاون کا علامتی آغاز اس طرح کیا کہ یورپین یونین میں ترکی کی شمولیت کے دعویٰ کی تائید کی، اس سے پہلے اس کی مخالفت میں کلیسا سب سے آگے تھا، پاپائے روم کے ان اقدامات سے یہ امید قائم ہونے لگی تھی کہ مسلم، مسیحی دنیا لادینیت کے خلاف جنگ میں کسی قدر مشترک پر اکٹھا ہوجائے گی لیکن ڈاکٹر روون ولیمس کے حالیہ بیان کی جس شدت سے مخالفت کی گئی ہے اور جس طرح اس میں ہر طبقہ نے حصہ لیا ہے وہ اس امید کی نفی کرتا ہے۔

پاپائے روم کا طرز عمل مسلسل اس بات کی نشاندہی کررہا ہے کہ مسیحی دنیا باہمی قربت کے تئیں قطعی سنجیدہ نہیں بلکہ وہ اس سلسلہ میں مکروفریب سے کام لے رہی ہے، اس کی تازہ مثال مصری نژاد اطالوی صحافی مجدی علام کی پشت پناہی اور اس کو عیسائی بنانا ہے، مجدی علام عرصہ سے اسلام کے خلاف لکھتا رہا ہے، یہ شخص اسرائیل کا سب سے بڑا حامی ہے، اس کو عیسائی مذہب کے سب سے مقدس دن، یعنی ایسٹر کے موقع پر بپتسمہ دیا گیا اور پوری دنیا کے اخبارات اور ٹی وی چینلوں پر اس کی تشہیر کی گئی اور ”آزادیٔ رائے“ کے عنوان سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا، اس سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ پاپائے روم مسلمانوں سے دوستی کے تئیں قطعی سنجیدہ نہیں ہیں۔

قرونِ وسطیٰ میں مسلم مسیحی کشمکش میں سب سے زیادہ ہاتھ کلیسا ہی کا رہا ہے، صلیبی جنگ کی آگ بھی ایک پادری اربان ہی نے بھڑکائی تھی، جس نے پوری مسیحی دنیا کو ایک خونخوار فوجی کیمپ میں تبدیل کردیا تھا، پھر فکری اور علمی جنگ کی قیادت بھی کلیسا نے مستشرقین کی سرپرستی کرکے کی اور آج عیسائی مشنریاں برابر اسلام اور نصرانیت کے بیچ خلیج کو بڑھارہی ہے۔

اگر مسیحی دنیا واقعی مسلم، مسیحی قربت کی متمنی ہے تو اس کو اپنی ان حرکات سے باز آکر اور آزادیٔ رائے کے اس غلط مفہوم کو بدل کر مسلمانوں کی دل آزاری سے گریز کرنا ہوگا، ورنہ یورپ ابھی تک جنگ وجدال کی آگ میں جتنا جل چکا ہے اور اس کا انسانی اور روحانی سرمایہ اتنا لٹ چکا ہے کہ اگر اب بھی اس نے نفرت وعداوت کی پالیسی کو ترک نہ کیا اور اپنی دوہری سیاست سے باز نہ آیا تو صرف برطانیہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر خطہ سے ایک ڈاکٹر روون کھڑا ہوجائے گا جو حق کی شہادت دے گا۔

☆☆......☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:2545573

گزشتہ سے پیوستہ

نئی حکومت سے چند گزارشات

مولانا سعید احمد جلال پوری

اس لئے ہم موجودہ حکومت کے ناخداؤں خصوصاً نواز شریف اور پی پی پی کے بڑوں سے گزارش کرنا چاہیں گے کہ وہ اس کوچہ میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں، کہیں انہیں بھی یہ موذی اور ''موروثی'' مرض نہ لگ جائے اور وہ بھی اقتدار کے نشے میں بدمست و مدہوش نہ ہوجائیں، لہٰذا پہلے سے اس کی احتیاطی تدابیر کرلیں، خدانخواستہ کہیں ان کا بھی ویسا ہی حشر نہ ہو، لہٰذا ان کو درج ذیل امور کا بطور خاص لحاظ رکھنا چاہئے:

◆.... پی پی پی اور نواز شریف اتحاد کے بارہ میں عام تاثر یہ ہے کہ یہ اتحاد زیادہ دیرپا ثابت نہیں ہوگا، اس لئے عین ممکن ہے کہ ان کے مخالفین ان میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کریں لہٰذا ان ہر دو بڑی جماعتوں کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ اپنے طرز عمل سے اس تاثر کو زائل کرنے کی کوشش کریں، اس کے لئے ضروری ہے کہ تحمل و برداشت کا مظاہرہ کریں، معمولی معمولی اختلاف کو ہوا دینے سے احتراز کریں، جیو اور جینے دو کے فلسفہ پر عمل کریں۔ الغرض ذاتی مفادات اور اغراض سے بالاتر ہوکر ملکی مفادات کو ترجیح دیں، اگر انہوں نے اس روش کو نہ اپنایا تو اندیشہ ہے کہ بہت جلد ان کی راہیں الگ ہوجائیں گی اور اس کا فائدہ ان کے مخالفین اور ملک دشمنوں کو ہوگا۔

◆.... انہیں اپنے طرز عمل سے اس تہمت کا ازالہ بھی کرنا چاہئے کہ وہ کسی بڑی ڈیل یا امریکی مفادات کے تحفظ کی یقین دہانی کے نتیجے میں برسر اقتدار آئے ہیں۔

◆.... ضروری ہے کہ سابقہ حکومت کی ملک، قوم اور اسلام دشمن پالیسیوں سے ہٹ کر ملک و قوم کے مفاد پر مبنی پالیسیاں بنائی جائیں، اگر خدانخواستہ انہوں نے بھی سابقہ حکومت کی ملک دشمن پالیسیوں اور امریکی مفادات کے تحفظ کے تسلسل کو برقرار رکھا تو بہت جلد عوام ان سے بھی بدظن ہوجائے گی۔

◆.... حکومت و اقتدار کو اپنی موروثی جاگیر یا جائیداد نہ سمجھیں، بلکہ اس کو قومی امانت اور اللہ تعالیٰ کی عنایت و عطا سمجھیں۔

◆.... اقتدار و اختیارات کے استعمال میں احتیاط و اعتدال کے دامن کو تھامے رکھیں۔

◆.... ہر معاملہ کو نہایت سوچ و بچار اور غور و تدبر کی عینک لگا کر دیکھیں۔

◆.... انتقام و جذباتیت سے بالاتر ہوکر حلم و تدبر کو اپنائیں اور ہر ایک کے ساتھ خیرخواہی و خیرسگالی کا برتاؤ کریں۔

◆.... جوش میں بھی ہوش کا دامن تھامے رکھیں اور کچھ بھی ہو، اپنے ہوش و حواس پر قابو رکھیں۔

◆.... سابقہ حکومت اور اس کے کارپردازوں سے جو جو غلطیاں ہوئی ہیں اور جن کی وجہ سے ان کو مسترد کیا گیا ہے، ان سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

◆.... پسے ہوئے عوام اور مظلوم طبقہ کی مظلومیت کا مداوا کریں اور ان کی بنیادی ضرورتوں اور جائز شکایتوں کا ازالہ کریں۔

◆.... سابقہ حکومت نے ۱۹۷۳ء کے آئین میں جو جو ناروا ترامیم کی ہیں، ان کو یکسر ختم کرکے آئین کو پرویزی دور سے پہلے کی حیثیت پر بحال کریں۔

◆.... اسکولوں کے نصاب تعلیم سے خارج کی گئی آیات جہاد اور مسلم اکابر کے تذکرہ کو دوبارہ نصاب میں شامل کریں اور نظام تعلیم کو آغا خان بورڈ سے واگزار کرائیں۔

◆.... سابقہ حکومت نے اپنے ظالمانہ دور میں جن مساجد، مدارس کو ڈھا کر اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیا تھا، ان تمام کی بحالی، تعمیر و ترقی کے احکام جاری کریں۔

◆.... مدرسہ حفصہ اور لال مسجد کے خلاف کی گئی کارروائیوں کی تحقیقات کرائیں اور ان گھناؤنے جرم کے مرتکب افراد و ایجنسیوں کے خلاف قانونی کارروائی کا اعلان کریں اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں۔

◆.... جو معصوم اس خونی معرکہ میں شہید ہوگئے ہیں، ان کے ورثا کو ان کی دیت ادا کرنے کے احکام جاری کئے جائیں۔

◆.... وہ پاکستانی مسلمان، جو سابقہ آمروں کے ظلم کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں، اگر وہ جیلوں میں ہیں تو ان کو باعزت بری کریں اور ان کو آزادانہ زندگی گزارنے کا موقع فراہم کریں۔

◆.... مدرسہ حفصہ، لال مسجد اور جامعہ فریدیہ کی سابقہ حالت بحال کریں اور ان کو آزادانہ کام

کرنے کی اجازت دی جائے اسی طرح لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز کو رہا کر کے حسب سابق لال مسجد اور جامعہ فریدیہ میں خدمات انجام دینے کی اجازت دی جائے۔

♦.... وانا، وزیرستان اور شمالی علاقہ جات کے مسلمانوں کے خلاف فوج کشی اور آپریشن بند کیا جائے۔

♦.... اپنے ہی شہریوں کو اپنا مخالف بنانے کی روش ترک کی جائے۔

♦.... امریکا اور یورپی یونین کو ملکی معاملات میں مداخلت سے روکا جائے۔

♦.... افغانستان اور خصوصاً وہاں کی دین دار اکثریت کو اپنا مخالف بنانے کی بجائے ان سے برادرانہ تعلقات کو فروغ دیا جائے۔

♦.... اگر پوری ملت کفر ایک برادری ہے اور دنیا بھر کے غیر مسلم اپنے مفادات میں ایک دوسرے کے معاون و ہم نوا بن سکتے ہیں تو ہمیں بھی کفار کی بجائے مسلمانوں کے مفادات کے لئے یک زبان ہوکر آواز اٹھانی چاہئے، اور کفار و معاندین کے بجائے مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہئے۔

♦.... دینی مدارس کے نظام اور ان کے طریقہ تعلیم کو چھیڑنے کے بجائے ان کے آزادانہ کردار کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

♦.... مسلمانوں کو دہشت گرد، تشدد پسند باور کرانے کے مغربی پروپیگنڈا کا بھرپور دفاع کیا جائے۔

♦.... ایٹمی پروگرام کو حسب سابق آزادی سے جاری رکھا جائے اور اس سلسلہ کے محسن ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو آزاد کر کے ان سے معافی مانگی جائے اور ان کی خدمات کے عوض ان کو سر پرائز اور قومی ہیرو کا اعزاز دیا جائے۔

♦.... وہ پاکستانی حضرات جو لاپتہ ہیں اور ایک عرصہ سے ان کے متعلقین کرب واذیت سے دو چار ہیں، ان کو بازیاب کیا جائے اور آئندہ کسی پاکستانی کو کسی کے کہنے پر ہراساں نہ کیا جائے۔

♦.... جن بے قصوروں کو سابقہ حکومت نے امریکا کے حوالہ کیا تھا اور وہ گزشتہ آٹھ سال سے امریکا کی اذیت ناک قید میں ہیں، ان کی واپسی اور رہائی کا بندوبست کیا جائے۔

♦.... آزاد وخود مختار عدلیہ کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا جائے۔

♦.... قومی اور ملکی خزانہ لوٹنے والوں کا احتساب کیا جائے اور ان سے لوٹی ہوئی رقم واپس لی جائے۔

♦.... آئندہ کے لئے قانون سازی کی جائے کہ بیرون ملک سے آنے والے یا کسی دوسرے ممالک کی شہریت رکھنے والے کسی بزرجمہر کو پاکستان کے کسی حساس عہدہ اور منصب پر فائز نہ کیا جائے، تاکہ معین قریشی اور شوکت عزیز ایسے امریکی مہروں کی راہ روکی جاسکے۔

♦.... اسی طرح یہ قانون بنایا جائے کہ اس ملک کی صدارت اور وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز رہنے والا کوئی شخص ان عہدوں سے سبکدوش ہونے کے بعد پانچ سال تک پاکستان سے نقل مکانی نہیں کرسکے گا۔

♦.... ایسے اہم اور حساس عہدوں سے سبکدوش ہونے والوں کا مکمل احتساب کیا جائے اور اس عرصہ میں انہوں نے ملک وقوم کو کیا نفع یا نقصان پہنچایا؟ اس کا جائزہ لیا جائے۔

♦.... ملک میں موجودہ معاشی بحران کا دیرپا حل تلاش کیا جائے اور خصوصاً اشیائے صرف کی قیمتوں پر کنٹرول کا قانون بنایا جائے۔

♦.... ملک سے فرقہ واریت، لسانی اور قومی عصبیت کے عفریت کا خاتمہ کیا جائے، لہٰذا ایسی تمام جماعتیں اور سربراہ جو اس سلسلہ میں مؤثر کردار ادا کرسکتے ہوں، ان کی خدمات حاصل کی جائیں۔

♦.... قتل و غارت، چوری، ڈکیتی، بھتہ، رشوت اور اسلحہ کلچر کا سدباب اور خاتمہ کیا جائے۔

♦.... ملک وقوم کی معاشی اور اقتصادی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے، غیروں پر انحصار وتکیہ کرنے کی بجائے خودداری وخود انحصاری کا مظاہرہ کیا جائے، اس کے لئے اپنی معدنیات، ملکی مصنوعات اور زرعی پیداوار پر خصوصی توجہ دی جائے، کاشت کاروں، صنعت کاروں، تاجروں اور ہنرمندوں کی سرپرستی کی جائے اور ان کی ضروریات کا خصوصی خیال رکھا جائے۔

♦.... ملٹی نیشنل کمپنیوں کی جگہ، اپنی قومی اور ملکی کمپنیوں اور صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کو ممکنہ حد تک مراعات اور چھوٹ دی جائے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ملک وقوم کی ضرورت پوری کرسکیں اور زرمبادلہ ملک سے باہر جانے کی بجائے ملک میں رہنے کا انتظام کیا جاسکے۔

♦.... پاکستان کے ذہین، ہنرمند، تعلیم یافتہ اور باکردار افراد کی قدر افزائی کی جائے اور ان کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے اور ان کی حفاظت وتحفظ کا انتظام کیا جائے۔

♦.... اقربا پروری اور سفارش کلچر کا خاتمہ کیا جائے، تمام تقرریاں صلاحیتوں اور میرٹ کی بنیاد پر کی جائیں۔

♦.... ٹی وی کے ذریعہ پھیلنے والے عریانی، فحاشی اور بے دینی کے سیلاب کے سامنے بند باندھا جائے، ٹی وی کی تباہ کاریاں کسی سے پوشیدہ نہیں تاہم ایسے ٹی وی اور کیبل پروگرام جو فحش اور ننگی فلمیں دکھاتے ہوں، ان کو نہ صرف بند کیا جائے، بلکہ ایسے افراد اور اداروں کے خلاف کارروائی کی جائے اور ان

کوقرار واقعی سزادی جائے،اسی طرح ایسے ڈرامے یا فلمیں جو قتل و غارت یا مار دھاڑ کے مناظر دکھاتے ہوں، ان پر پابندی عائد کی جائے، کیونکہ ایسے پروگراموں سے نئی نسلوں کی اخلاقی قدریں تباہ و برباد ہورہی ہیں،اس لئے کہ بچے ٹی وی اور کیبل میں جو کچھ دیکھتے ہیں،اسے اپنانے اور اس کی نقل اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

♦....قوم و ملک کی خدمت کے لئے ایسے افراد کا انتخاب کیا جائے جو باکردار ملک و ملت کے وفادار اور اللہ ورسول کے اطاعت شعار ہوں، کیونکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار نہ ہوں، وہ کبھی بھی ملک وقوم کے وفادار نہیں ہوسکتے، چنانچہ اس کی زندہ مثال پاکستان کا پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی تھا، جس نے اپنے وزارت خارجہ کے دور میں پاکستان کے مفادات کی بجائے قادیانی مفادات کا تحفظ کیا، اگر اس کے دور کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا بھر میں پاکستانی سفارت خانے قادیانی تبلیغ و ترویج کے اڈے تھے، چنانچہ ظفر اللہ قادیانی جہاں جاتا، ملکی و سفارتی معاملات کی بجائے اپنے قادیانیوں کی خیر خبر لیتا تھا۔

♦....ارباب اقتدار کو چاہئے کہ سادگی اور کفایت شعاری کو رواج دیں، چنانچہ پہلے خود اس پر عمل کریں پھر اپنے وزیروں اور مشیروں کو اس کا پابند کریں، ملکی خزانہ کو قومی امانت سمجھیں، خود کھائیں اور نہ کسی کو اس پر ہاتھ صاف کرنے دیں۔

♦....جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے، کیونکہ یہ اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کی شناخت ہے، مزید یہ کہ اس سے مسلمانوں کو جمعہ پڑھنے کی بھی سہولت ہوگی۔

♦....پاکستانی مصنوعات میں کوالٹی کنٹرول سسٹم متعارف کردیا جائے اور پاکستانی مصنوعات کا معیار اس قدر بلند کیا جائے کہ خریدار دوسرے ممالک کی مصنوعات کے مقابلہ میں اپنے ملک کی مصنوعات کو ترجیح دے، اس طرح بین الاقوامی مارکیٹ میں پاکستانی مصنوعات بہت جلد اپنا مقام بنالیں گی۔

♦....حسب سابق اسلامی نظریاتی کونسل کو فعال بنایا جائے اور اس کے ارکان و چیئرمین کے لئے کم از کم دین دار مسلمان ہونا لازمی قرار دیا جائے۔

♦....قانون توہین رسالت میں کی گئی تبدیلیوں کو منسوخ کرکے اس کو سابقہ حالت میں بحال کیا جائے۔

♦....سابقہ حکومت کے منظور کردہ رسوائے زمانہ تحفظ نسواں بل کو ختم کرکے حدود آرڈی نینس کو بحال کیا جائے۔

♦....صوبہ سرحد میں پیش اور منظور ہونے والے حسبہ بل کو نافذ کیا جائے، پورے پاکستان میں برطانوی دور کی تعزیرات ہند کی جگہ قرآن و سنت کا قانون رائج کیا جائے۔

♦....تحفظ ناموس رسالت کا قانون پاس کیا جائے اور قرار دیا جائے کہ جو شخص حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی تک کسی بھی اللہ کے نبی و رسول کی توہین کا مرتکب ہوگا، چاہے وہ کسی بھی دین و مذہب سے تعلق رکھتا ہو، اسے سزائے موت دی جائے گی۔

♦....ایسے ممالک جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پامال کرنے، توہین آمیز خاکے بنانے یا دل آزار فلمیں بنانے کے مرتکب ہوں، ان سے تجارتی اور سفارتی تعلقات ختم کرنے کا اعلان کیا جائے اور ان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

♦....کسی قادیانی اور مرزائی یا اسلام دشمن کو کسی حساس عہدہ پر فائز نہ کیا جائے ورنہ عین ممکن ہے کہ جس طرح سابقہ حکومت میں غداران نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی اولاد نے پرویز مشرف اور چوہدری برادران کی لٹیا ڈبوئی ہے، کہیں ان کی نحوست کا وبال آپ کی حکومت کے زوال کی شکل میں سامنے نہ آجائے۔

♦....جس طرح پی پی پی نے پنجاب کے ضلع تونسہ میں ایک مشہور قادیانی کو صوبائی اسمبلی کا ٹکٹ دے کر اپنی ساکھ خراب کی ہے، آئندہ ایسی غلطی نہ دہرائی جائے۔

♦....سب سے آخر میں یہ کہ موجودہ انتخابات میں قوم نے آپ پر اعتماد کیا ہے تو آپ کو بھی قوم کے اعتماد کی لاج رکھنے کا پورا پورا اہتمام کرنا چاہئے۔

♦....اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوم و ملک کی خدمت کا ایک اور موقع دیا ہے تو آپ اس کی قدر کریں، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور اللہ تعالیٰ کے شکر کی بہترین شکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی جائے قوم کو عدل و انصاف مہیا کیا جائے مظلوموں کے ظلم کا مداوا کیا جائے اور خود بھی ظلم و تعدی اور جبر و تشدد سے مکمل پرہیز کیا جائے حتیٰ کہ اپنے کھلے مخالفوں کو بھی ظلم و تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

♦....حکومت و اقتدار آنے جانے والی چیز ہے اور حکومت و اقتدار کا ہُما کسی ایک جگہ نہیں بیٹھا کرتا بلکہ آئے دن اپنا ٹھکانہ بدلتا رہتا ہے، آج آپ کے سروں پر ہے تو کل کسی اور کے سر پر بھی بیٹھ سکتا ہے۔ اس لئے اپنے چولے میں رہیں، اور یہی بات اپنے کارکنوں اور شریک اقتدار وزیروں اور مشیروں کو بھی سمجھائیں۔

اگر ان معروضات پر غور کرلیا گیا تو ہم یقین سے کہتے ہیں کہ آپ کی حکومت نہ صرف اپنی مدت پوری کرے گی بلکہ آئندہ پانچ سالہ مدت کی حکومت بھی آپ کی راہ میں آنکھیں بچھائے گی۔ والله یقول الحق وهو یهدی السبیل۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین

قرآن، ویلڈرز اور غیر مسلم دانشور

سعید الظفر ٹانڈوی قاسمی

قرآن! اللہ تعالیٰ کی آخری نازل کردہ کتاب ہے، جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، آپ امی تھے، پڑھے لکھے نہیں تھے، چونکہ یہ الہامی کتاب ہے اس لئے اس میں خدائی اعجاز اس کے ایک ایک نقطہ سے واضح ہے۔ مضامین، اسلوب بیان اور طرز ادا پر ہر زبان کا جاننے والا فدا ہے، خواہ وہ اسلام کا حلقہ بگوش ہو یا نہ ہو، قرآنی اعجاز ہر ایک سے اپنی معجزاتی تسلیم کرالیتا ہے، پھر اس کا یہ تاریخی اعجاز دنیا کے سامنے ہے کہ اس کے الفاظ اور حرکات وسکنات ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہیں، جبکہ دیگر آسمانی کتابیں خود انہیں کے ماننے والوں کی نظر میں مشکوک الصحت ہیں، یہ تاریخی اعجاز ہم نے اس لئے کہا کہ جب کتابوں کے محفوظ رکھنے کے طریقے وجود پذیر نہیں ہوئے تھے، کبھی چمڑے پر کتابت کرلی گئی، کبھی پتھروں کے ٹکڑوں پر اور کبھی درخت کی چھالوں پر اور اب تو اس میں ردوبدل کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، معمولی سے معمولی تحریر کے محفوظ رکھنے کے وہ طریقے وجود میں آچکے ہیں جو انسانی دست برد سے محفوظ رہیں گے۔

اور یوں کہنا چاہئے کہ یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں کا مجموعہ ہے، چنانچہ اس کتاب میں زبور کا مجموعہ مناجات بھی ہے اور انجیل کا ذخیرہ امثال بھی، توریت کا گنجینہ شریعت بھی ہے اور کتب دانیال اور یسعیاہ کے مواعظ بھی ہیں اور حضرت میاہ کی تاثیر بھی ہے، ان حقائق کے باوجود اس کتاب کے ساتھ جو زیادتیاں کی گئیں یعنی اس میں تحریف کی جو بدترین سازشیں کی گئیں وہ ناگفتنی ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ سازشیں ہی دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹ گئیں۔

حال ہی میں اس مقدس کتاب کے خلاف "ہالینڈ" کے "گرٹ ویلڈرز" نے ایک اور طوفان کھڑا کردیا ہے، ہالینڈ گزشتہ سالوں سے اسلام دشمن سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے، وقفے وقفے سے عالم اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے والی باتیں سامنے آتی رہی ہیں، اب پھر ہالینڈ کا شیطان حرکت میں ہے۔

ویلڈرز دو سال سے اسلام دشمن بیانات کے سبب سرخیوں میں ہے، ویلڈرز گزشتہ سال قرآن پر پابندی کا مطالبہ بھی کرچکا اور دلیل کے طور پر یہ مفروضہ پیش کیا کہ قرآن کریم یہودیوں اور عیسائیوں کے قتل کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور خواتین کو مکمل آزادی نہیں دیتا۔

ویلڈر نے اب قرآن پر فلم سازی کی ہے، ایک ایسی فلم جس میں قرآن کریم کو (نعوذ باللہ) انسانیت کا دشمن اور فتنہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

گرٹ کے مذکورہ دونوں دعویٰ تردید کے لائق ہیں، لیکن اس وقت ہمارا مقصد ان دعوؤں کی تردید یا تنقید نہیں ہے، بلکہ ویلڈرز پر ہم یہ حقیقت واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس کتاب نے ملکوں اور قوموں کو جہالت سے نکالنے اور علوم سے بہرہ ور کرنے، تمدن کو بلند کرنے اور امن عامہ کو مضبوط بنانے میں جو مضامین بیان کئے ہیں وہ ایسے بے نظیر اور لاثانی ہیں کہ جس کا بدل پیش نہیں کیا جاسکتا اور اس حقیقت کی وضاحت ویلڈرز کے ہی طبقہ سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم دانشوروں کی شہادتوں کی روشنی میں کی جائے گی۔

تاریخ مطالعہ کرنے پر ہم کو ایسے سینکڑوں افراد مل جائیں گے، جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تعصب کی بھٹی میں جل کر اپنا وجود مٹا دیا مگر وہ بھی قرآن کی حقانیت کو نہ چھپا سکے، چنانچہ دیکھئے مشہور متعصب پادری "ریورینڈ جی ایم ایڈویل" لکھتا ہے:

"قرآن کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی، جنات اور مادیت کا شرک مٹایا، اللہ کی عبادت قائم کی، بچوں کے قتل کی رسم نیست و نابود کی، ام الخبائث شراب کو حرام مطلق ٹھہرایا، چوری، جوا، زناکاری اور قتل وغیرہ کی ایسی سخت سزائیں مقرر کیں کہ کوئی شخص ارتکاب جرم کی جرأت ہی نہ کرسکے۔"

اس کتاب نے دنیا کو ایسے قوانین دیئے جس میں ہر مذہب وملت کے ماننے والے کے لئے انصاف ہی انصاف ہے اور ایسے اصول عطا کئے، جس میں صرف نسل انسانی کی فلاح ہے، اس نظریہ کو ملاحظہ فرمائیے "نپولین بوناپارٹ" کی زبان میں:

"میرا یقین ہے کہ قرآن پاک کے قوانین ہی انسانیت کے لئے سچے اصول ہیں اور نسل انسانی کی فلاح قرآن پاک کے نظام حیات میں ہے۔"

قرآن کریم مذہبی اصول اور احکام کے علاوہ ملکی اور تمدنی نظام بھی رکھتا ہے، ملاحظہ فرمائیے "کلاضل" نامور فرانسیسی فاضل کے الفاظ میں:

"قرآن مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ اس میں اجتماعی اور سوشل احکام بھی ہیں جو انسانی زندگی کے لئے ہر حالت میں مفید ہیں۔"

قرآن کریم امن و امان کا ضامن ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب روئے زمین پر قوانین قرآن لاگو ہوئے تو ہر طرف عدل و انصاف، امن و امان اور بھائی چارگی کے سوا کچھ نہ رہا۔

جب کسی قوم نے اس کو چھوڑا تو ہر طرف بدامنی نظر آنے لگی وہ قوم بام عروج سے پستی میں جا گری، پیش خدمت ہے "موسیو کاسٹن کار" کا اخبار "فگارو" میں لکھا ہوا ایک فقرہ:

"زمین سے اگر حکومت قرآنی جاتی رہی تو دنیا کا امن وامان کبھی قائم نہ رہے۔"

قرآن کریم لاثانی کتاب ہے، اس نے امن و امان سے لے کر اخلاقیات تک سب کچھ عطا کیا، اس کی وجہ سے قوموں کے مزاج بدل گئے، انسانی اخلاق کی کایا پلٹ گئی، عرب کے تند خو گنوار حلم و اخلاق اور علم و حکمت کے استاذ بن گئے۔ "پروفیسر کارلائل" اسی کی شہادت دیتے ہیں:

"میرے نزدیک قرآن کریم میں خلوص و سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور یہ بالکل سچ اور کھلی حقیقت ہے کہ اگر خوبی پیدا ہو سکتی ہے تو اسی سے پیدا ہو سکتی ہے۔"

قرآن جہاں امن و امان کا ضامن، ملکی اور تمدنی نظام کا سرخیل اور حکمت و دانائی سے پُر ہے وہی محافظ صحت بھی ہے اسی کتاب نے شراب، جوا کو حرام کیا جو صحت و مال کو ضائع کرنے والے ہیں اور قرآن نے نماز، روزہ، زکوۃ، حج، طہارت وغیرہ کو ضروری قرار دیا جو حفظان صحت کے زریں اصول ہیں۔ دیکھئے کتنا اچھا لگتا ہے جب اس بات کا اقرار ایک "ایکلی بولف" نامور جرمن فاضل نے اپنی زبان سے کیا:

"قرآن نے صفائی، طہارت اور پاکبازی کی ایسی تعلیم دی ہے کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو جراثیم امراض سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔"

تاریخ بتاتی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جہاں سینکڑوں برائیاں تھیں وہیں بڑی برائی یہ بھی تھی کہ حقوق کا کوئی پاس ولحاظ نہ تھا۔ حاکم رعایا کے حقوق ادا کر رہا ہے نہ ہی رعایا حاکم کے حقوق ادا کر رہی ہے باپ اولاد سے اور اولاد باپ سے متنفر ہے، لیکن قرآن حکیم نے اس کو جہاں متمدن اور مہذب زندگی عطا کی وہیں حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا اور جب اس کا نفاذ ہوا تو امن و امان اور خوشحالی نظر آنے لگی، پیش خدمت ہے "نومسلم مسٹر مار ماڈیوک پکتھال" کا فقرہ:

"قرآن ہی کے قوانین نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پوری طرح بتائے ہیں اور اس کو یہود اور عیسائیوں نے بھی مان لیا ہے۔"

اس کتاب عظیم میں اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کے لئے اتنا کچھ بیان کر دیا جو زندگی گزارنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے اور انسان اس کو سمجھ کر زندگی کی راہیں، اچھے برے کی تمیز بخوبی کر سکتا ہے، دیکھئے یہی بات کہتے ہیں "لیوناسٹائی":

"قرآن کریم عالم انسانی کے لئے ایک بہترین رہبر ہے، اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ہوتی اور کوئی ریفارمر پیدا نہ ہوا ہوتا تو بھی یہ انسان کی رہنمائی کے لئے کافی تھی۔"

اسی بات کو ہندوستان کی مشہور خاتون "سروجنی نائڈو" ان الفاظ میں کہہ رہی ہیں:

"جب میں قرآن پڑھتی ہوں تو مجھے زندگی کے برپا کرنے والے اصول نظر آتے ہیں، جو ساری دنیا کی کامیابی و کامرانی کے رہنما اصول ہیں۔"

قرآن کریم دنیا کی لاثانی اور بے نظیر کتاب ہے، فصاحت و بلاغت، ترکیب و بندش کے لحاظ سے بھی اور اصول و قواعد اور تعلیمات نیز ہر اعتبار سے بھی قرآن کریم نے اسلامی تعلیمات کو جس طرح کھول کر بیان کیا اور مسئلہ توحید کو جس سہل انداز میں سمجھایا ہے ایسی بات اس سے پہلے کسی بھی آسمانی کتاب میں نہیں ملتی، معمولی عقل و فہم کے لوگ بھی قرآن مجید کے بنیادی مضامین آسانی سے سمجھ سکتے ہیں، جیسے توحید، رسالت، معاد وغیرہ۔

دیکھئے نامور مؤرخ "ڈاکٹر گبن" کیا لکھتے ہیں:

"قرآن وحدانیت کا سب سے بڑا گواہ ہے، ایک مؤحد فلسفی اگر کوئی مذہب قبول کرتا ہے تو وہ اسلام ہے۔ غرض سارے جہاں میں قرآن کی نظیر نہیں مل سکتی ہے۔"

اسی مضمون کو ہرش فیلڈ نے کچھ اس انداز میں پیش کیا ہے:

"قرآن کریم اثر ڈالنے، یقین دلانے کی طاقت، فصاحت و بلاغت، ترکیب و بندش کے لحاظ سے بے نظیر اور دنیائے سائنس کے شعبوں کی حیرت انگیز ترقی کا باعث ہے۔"

"ڈاکٹر موریس بوکائی" نے اس مضمون کا اپنی مشہور زمانہ کتاب "قرآن، بائبل اور سائنس" میں ان الفاظ میں اقرار کیا ہے:

"قرآن نے جن سائنسی پہلوؤں پر خصوصی بحث کی ہے وہ میرے لئے بطور خاص حیرت انگیز ہیں، کیونکہ قرآن کے یہ بیانات پوری طرح جدید سائنسی نظریات کے مناسب ہیں، میں نے کسی قسم کا پیشگی فیصلہ صادر کئے بغیر قرآن کی ایک ایک آیت کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کیا ہے، یہ حقیقت

میرے لئے بطورِ خاص چونکا دینے والی تھی۔

قرآن نے بظاہر کائنات کے بارے میں ایسے دقیق اشارے کئے ہیں، جن کی تائید کائنات کے بارے میں جدید سائنسی تصورات سے ہوتی ہے، توریت میں ہم کو نمایاں بطور پر سائنسی غلطیاں ملتی ہیں، مگر قرآن میں اس قسم کی کوئی غلطی نہیں ملتی۔"

ہم نے واضح کیا ہے کہ اسلام تمام مذاہب سے بہتر اور سچا مذہب ہے، رہی بات کہ اسلام عیسائیت پر کیوں فوقیت رکھتا ہے تو سنیئے: "ریورنڈ میکسویل کنگ" کی زبانی:

"قرآن الہامات کا مجموعہ ہے، اس میں اسلام کے قوانین، اصول اور اخلاق کی تعلیم اور روز مرہ کے کاروبار کی نسبت صاف ہدایات ہیں، اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت ہے کہ اس کی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ چیز نہیں ہیں۔"

"ڈین ٹیلر" نے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے کہ:

"قرآن پاک کا قانون بلاشبہ بائبل کے قانون سے زیادہ موثر ہے۔"

ہم نے کہا تھا کہ قرآن کریم کے ساتھ ناقابل برداشت سازشیں کی گئیں اور اس کی مخالفت میں ہر ممکن کوششیں کی گئیں مگر یہ تاریخی حقیقت ہے کہ سازشیں حرف غلط کی طرح مٹ گئیں، اس کے برعکس تعصب کی چھاؤں سے دور قلب و عقل نے کیا سوچا اور کیا فیصلہ لیا؟ سنیئے:

آریہ سماج کے مشہور و معروف ایڈیٹک "پنڈت لکشمن جی" نے کہا ہے کہ:

"سوامی درجانند نے دیانند سرسوتی کو اس کا بھی حکم دیا تھا کہ وہ ان کتابوں کو جو قرآن کے خلاف ہوں جمنا میں پھینک دیں۔"

اس سے پنڈت لکشمن جی یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ سوامی درجانند قرآن کی مخالف چیزوں کی بیخ کنی کو ضروری خیال کرتے تھے۔

ان کے علاوہ اور بہت سے بڑے بڑے فلاسفروں اور داناؤں نے قرآن مجید کی صداقت کو تسلیم کیا ہے، "ایکس لیورزون" فرانسیسی فلاسفر کا قول ملاحظہ فرمائیے:

"قرآن ایک روشن اور پُر حکمت کتاب ہے، اس میں شک نہیں ہے کہ وہ ایک ایسے شخص پر نازل ہوئی جو سچا نبی تھا اور خدا نے اس کو بھیجا تھا۔"

ان مذکورہ چند حوالہ جات نے یہ حقیقت واضح کردی کہ قرآن انسانیت کا قاتل نہیں، بلکہ امن و امان، ملکوں اور قوموں کو جہالت سے نکالنے اور علوم سے بہرہ ور کرنے، تمدن کو بلند کرنے کا بے نظیر اور لاثانی دستور حیات ہے۔ حقیقت وہ جادو ہے جو سر چڑھ کر بولتا ہے، حقیقت خود کو تسلیم کرا لیتی ہے، منوائی نہیں جاتی۔

☆☆..........☆☆

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

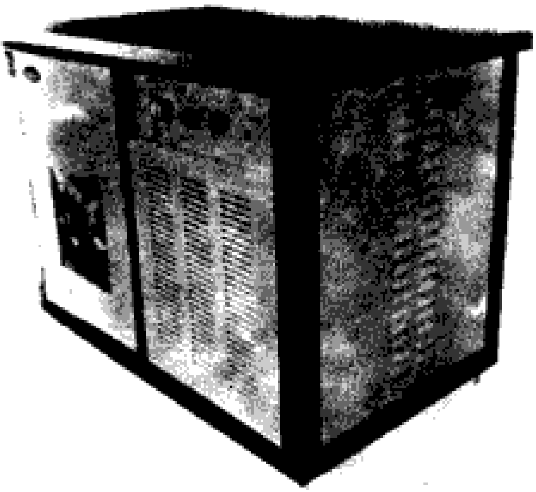

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

تین مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کیپسٹی میں دستیاب ہیں

مولانا عبدالکریم پاریکھ

گزشتہ سے پیوستہ

اسلام میں خواتین کے حقوق

اچھی بیوی دکھ سکھ کی ساتھی

فرمایا اچھی بیوی کی علامت اور نشانی یہ ہے کہ مرد اس کے اوپر بھروسہ کرے تو اس کو صحیح پائے' مشکلات کے اندر آدمی گھر گیا اور کاروبار ہمیشہ اچھا نہیں رہتا' کبھی قرض میں بھی آ جاتا ہے' کبھی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے' کبھی ایسی سخت آزمائش کے اندر پڑ جاتا ہے کہ کوئی کل اس کی ٹھیک نہیں بیٹھتی' گھر کی گھر والی اگر مضبوط ہے تو کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہے گی کہ سرتاج! گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے' سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ روکھی سوکھی سے میں اپنا اور بچوں کا پیٹ پال لوں گی اور گھر بھی چلا لوں گی اور خود بھی تھوڑا بہت سینے پرونے کا کام کرلوں گی اور دیگر اخراجات کو بھی کم کرلوں گی' آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں اور ایسی ہمت دلائے کہ آدھی ہمت اس کے گھر کے اندر ہی آجائے اور جب باہر کام کرنے کے لئے جائے تو اس کی طاقت اور قوت مدافعت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

نیک عورت مرد کا سہارا

اچھی عورت وہ ماں کی ممتا بھی دے سکتی ہے' بہن کا پیار بھی دے سکتی ہے' بیٹی کی ایک ادا بھی دے سکتی ہے اور بیوی تو ہے ہی اس کو کیا دکھنا ہے کہ اس کی ساری چیزیں شوہر کے لئے ایک طرح کی دل جمعی کا سامان ہے' تو بتانا یہ مقصود ہے کہ مرد اگر اپنی بیوی کے بارے میں کوئی بھروسہ باندھے کہ نہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں' گھر کی گھر والی وہ مضبوط ہے اور ان حالات کے اندر سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم نکل جائیں گے تو اس کو وہ صحیح پائے: "وان غاب عنها نصحته في نفسها وماله" اور جب عورت سے جدا ہو کر مرد سفر پر جائے تو بیوی اس کی غیر حاضری میں اپنی ناموس کی حفاظت کرے کہ اس کے شوہر کی بھی عزت اسی میں ہے اور اس کے مال کی بھی حفاظت کرے۔

خاوند دیکھی عورت

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاوند دیکھی عورت کو تو حق ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کرے' اسے کسی سے پوچھنے کی بہت زیادہ ضرورت نہیں۔ (مسلم' ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا کمال ہے' اس لفظ کے اندر "ایم" فرمایا یعنی وہ عورت جو شوہر کو دیکھ چکی ہو چاہے طلاق شدہ ہو چاہے بیوہ ہوگئی ہو' خاوند مر چکا ہو تو ظاہر بات ہے کہ ایسی عورت تو بالکل باکرہ کی طرح ناسمجھ نہیں ہو سکتی ۱۵' ۱۶' ۱۸ برس کی لڑکی کی طرح نہیں ہو سکتی' کچھ تو سوجھ بوجھ آ گئی ہوگی' اس میں فرمایا: کہ "ایم" کو اس کے ولی کے مقابلے میں باپ کے مقابلے میں یا خاندان کے کسی سرپرست کے مقابلے میں زیادہ حق ہے کہ وہ اپنی مرضی سے سوچ سمجھ کر نکاح کرے لیکن جہاں باکرہ لڑکی ہے اس سے بھی اس کی رضامندی یا اجازت لی جائے گی زبردستی نکاح نہیں کیا جائے گا' اس سے بھی منظوری لی جائے گی حتیٰ کہ اس کی اجازت بشکل خاموشی ہی کیوں نہ ہو تو خاموشی کو بھی اجازت تسلیم کرلیا جائے گا۔

خطبہ نکاح ایجاب وقبول اور مہر

نکاح کے اندر جو بتانے کی چیز تھی وہ ایجاب و قبول تھا' جو چیز بتانے کی تھی وہ خطبہ نکاح تھا' مہر تھا' ان سب چیزوں کو چھوڑ کر آپ نے ڈھول ڈھما کا بجانا شروع کیا' جہیز کی آرائش بتانا شروع کی' جوڑے جلوے اور گھوڑا' بازار' ناچ اور سہرے اور تماشے یہ سب بتانا شروع کیا' یہ کوئی اسلامی شریعت ہے؟ شرم آنی چاہئے' لوگوں کو چیز وہ بتانا چاہئے کہ جو اسلام کی نمائندگی کرے' اب آپ یہ دیکھئے کہ دیکھنے کی اصل چیز جو نکاح کی محفل میں ہے اور قاضی صاحب جو لکھا پڑھی کرتے ہیں اس میں ایک وکیل ہے اور دو گواہ ہیں' مجمع کے سامنے ساری چیز ہو رہی ہے پہلے کس سے رضامندی لی جاتی ہے؟ پہلے لڑکی کے پاس جاتے ہیں لڑکی سے جب اجازت ملتی ہے اس کے بعد نکاح کی تجویز لڑکی اپنے وکیل کے ذریعے پیش کرتی ہے' یعنی اسلام کے اندر ساری دنیا کے مقابلے میں ترتیب دوسری ہے کہ آفر عورت خود کرتی ہے اپنے نکاح کی اور آدمی اس کو قبول کرتا ہے' آدمی آفر نہیں کرسکتا' پہلے وہ کہے گی ادھر سے ہاں' تب جا کر گواہ قاضی اور سماج کے سامنے لڑکے سے پوچھیں گے۔

خطبۂ نکاح میں کھسر پھسر

اس میں بھی میری ایک رائے ہے کہ جو کھسر پھسر کرتے ہیں' کچھ سنائی نہیں آتا اس لئے بہتر ہے کہ اچھا لاؤڈ اسپیکر لگایا جائے' گانے میں تو ایسا اسپیکر لگاتے ہیں

کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی' قوالی میں تو ایسا کریں گے کہ آدمی بہرا ہو جائے اور خطبہ نکاح اور ایجاب وقبول کا موقع ہو تو کانا پھوسی کرتے ہیں' کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے ایسے مواقع دیئے ہیں تو اس کے ذریعے بتایا جانا چاہئے بلکہ میں تو مقررین سے بھی کہتا ہوں کہ ایجاب وقبول کی تفصیل بتائیں۔

ساڑھے چار اصول

ایک آئٹم ہے ولیمہ کا، ساڑھے چار اصول میں اس کو کہتا ہوں کیونکہ چار اصول ایجاب وقبول' مہر اور خطبہ نکاح ہو گئے ولیمہ آدمی کو اپنی حیثیت کے بقدر کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے حیثیت دی ہے تو اچھا کھانا کھلادیں سبحان اللہ! نہیں تو چند دوستوں کو بلا کر منہ میٹھا کرالیا اپنا بھی اور دوسروں کا بھی ہو گیا ولیمہ' یہ تو بھی دوستی کا کھانا ہے خوشی کے موقع پر' اس لئے اس میں بڑے پاپڑ بیلنے کی ضرورت نہیں اور لمبا چوڑا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں' جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین نکاح وہ ہے کہ جس کے اندر تھکان کم سے کم ہو' حیرانی کم سے کم ہو۔

نکاح میں غیر اسلامی طریقہ

آج کل اپنے یہاں بہترین نکاح وہ ہے کہ تھکان تو کیا' مکان بک جائے اور حیران و پریشان ہو جائے' مارے ڈر کے جان نکل جائے معلوم نہیں کیا ہو جائے گا؟ کس کا مزاج بگڑ جائے گا' باراتیوں میں سے' کس کس کی مزاج پرسی کرے؟ بے چارے کو سمجھ میں نہیں آتا۔ ۱۵'۱۸ برس تک جس بچی کی پرورش کی اور اس کو غیر کے حوالے عام مجمع میں سنت طریقے پر کر رہا ہے اور اس کو ڈر لگا ہوا ہے کہ میری بچی کے جہیز میں کوئی چیز کم ہو گئی تو عمر بھر اس کو طعنے سننے پڑیں گے۔ یہ اسلام نہیں ہے غیر اسلام ہے۔

ماچس لگادو

میں کہتا ہوں کہ سرعام ماچس لگادو' ایسی رسموں کو جن میں مسلمانوں کی بیٹیوں کے لئے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور مسلم خواتین کے اندر ایسے جذبات پیدا ہوتے ہیں کہ معاشرے کے اندر ان کی اہمیت و وقعت نہیں' کیونکہ معاشرے کے اندر ان کی بڑی اہمیت اور قیمت ہے کہ اگر خدانہ کرے وہ بیوہ ہو گئی ہو یا مطلقہ ہوں تو وہ اپنا خود ہی انتظام کر سکتی ہیں' اپنی پسند کا لیکن اگر وہ باکرہ ہے تو ماں باپ نے انتظام کیا' رشتہ کا تو اس رشتہ کے اندر ہاں یا نہ کہنے کا اول حق لڑکی کو دیا گیا ہے اگر وہ اپنے حق کو استعمال کر کے "نہ" کر دے تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو اس کا نکاح جبراً کرادے۔

حضرت عالمگیرؒ کا ایک اہم فیصلہ

بہت اچھا ہوا کہ حضرت عالمگیرؒ کے زمانے میں ہندوستانی علماً نے یہ متفقہ فیصلہ کیا' اس وقت سے نکاح کے رجسٹر رکھے جانے لگے کہ خدانہ کرے کہ متنازعہ فیہ کیس آ گیا تو فوراً معلوم ہو جائے کہ نکاح کب ہوا تھا اور کیا صورت حال پیدا ہوئی تھی؟ لہٰذا ان حالات کے پیش نظر اور زمانے کی ترقی کے لحاظ سے رجسٹر وغیرہ رکھنا کوئی ممنوع چیز نہیں ہے' لیکن اگر کاغذی کارروائی اور رجسٹر وغیرہ نہ بھی رکھے گئے تب بھی الحمدللہ گواہوں اور سماج کی موجودگی میں نکاح ہو جائے گا۔

دربار نبویؐ میں ایک بالغ لڑکی کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک نوجوان لڑکی میرے مکان پر آئی یعنی اس جگہ پر جہاں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں' حضرت عائشہؓ کا حجرہ ہے اور جسے ہم مسجد نبوی میں روضہ مبارک کی شکل میں دیکھتے ہیں تو فرماتی ہیں کہ ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے میرے نکاح کا فیصلہ کیا ہے اور مجھے اس فیصلے میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ میرا باپ غربت میں ہے اور اپنی غربت کو دور کرنا چاہتا ہے' یہ نہیں بتاتیں حضرت عائشہؓ کہ باپ کوئی لنگڑا یا معذور یا اس کے اندر کوئی کسر تھی لیکن خیسۃ کا لفظ یہ بتاتا ہے کہ وہ کوئی غریب آدمی ہوں گے اور شاید ان کا بھتیجا مال دار ہو تو ان کو وہ اپنی بیٹی دینا چاہتے ہوں' یہ بیٹی کاشانہ نبوت میں حاضر ہوتی ہے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ شریف میں موجود نہیں ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے کہتی ہیں کہ میرے والد نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے بھتیجے سے میرا نکاح کرادیں تاکہ وہ میرے ذریعے سے اپنی غربت دور کرے "وانا کارھۃ" اور مجھے یہ رشتہ ناپسند ہے' میں اس کو اچھا نہیں سمجھتی۔ اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بیٹی بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ
سنارا جیولرز
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2، فون: 7725943، سیل: 0323-2371839

وسلم آ جائیں۔ (مسلم جامع الاصول لابن الاثیر)

مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی ہے تو ان سے یہ نہیں کہا کہ کم بخت تجھے حیا نہیں ہوئی اپنے باپ کے خلاف کاشانۂ نبوت میں شکایت لے آئی جیسا وہ کہتے ہیں ویسا ہی نکاح کر لینا چاہئے تو معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی بھی کنواری ہے' فرمایا بیٹھو بیٹھو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ جائیں' تھوڑی دیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت کو خبر کی کہ ایک لڑکی آئی ہے اور وہ کہتی ہے کہ میرا باپ اپنے بھتیجے سے میرا نکاح کرانا چاہتا ہے تاکہ اس کی غربت دور ہو جائے اور مجھے یہ نکاح پسند نہیں' کیا شان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان بچیوں کے بارے میں کہ اس کے باپ کو بلانے کے لئے بھیجا' باپ حاضر ہوا اور فیصلہ لڑکی کے حق میں دے دیا کہ اس کی اجازت اور رضا کے بغیر تم اس کا نکاح نہیں کرا سکتے۔

رشتے میں لڑکی کی رضامندی

اور کیا چاہئے بہنوں کو؟ کون سا حق چاہئے؟ لڑکی اس نیت سے نہیں آئی تھی کہ اس کو نکاح نہیں کرنا ہے بلکہ وہ مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی تھی۔ اصل میں خواتین اسلام کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ دربار نبوت کے اندر جا کر انہوں نے علی الاعلان مسئلے پوچھے تاکہ قیامت تک کے لئے آنے والی اہل ایمان عورتوں کے لئے سارے مسئلے پوچھ لیں' کون جاتا پوچھنے کے لئے اور کہاں آپ کو جواب ملتا؟ کیسے جواب ملتا؟ علماً بھی اس حدیث شریف کے اندر اپنا چہرہ دیکھیں کہ کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آئے تو عالم کا کام ہے کہ اگر جانتا ہو تو اس کو ضرور بتانا چاہئے اور محبت واحترام سے بتانا چاہئے' نفرت اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے نہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کچھ بھی نہیں فرمایا بچی سے' بلکہ اس کے باپ کو بلوایا اور حکم وفیصلہ لڑکی کے حق میں دے دیا' باپ نے بھی یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں؟ وہ بچی بھی کتنی مبارک ہے اور اللہ کتنا راضی ہے اس سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ "یا رسول اللہ قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم الناس" اے رسول اللہ! میں نے اپنے والد کو آپ کے سامنے اس کی اجازت دے دی کہ میرا نکاح وہ اپنے بھتیجے سے اپنی مرضی کے مطابق کرا دیں' لیکن میرا ارادہ یہ تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ لڑکیوں کی مرضی کے خلاف ان کا نکاح ان کے باپ نہیں کرا سکتے۔ یہ کتنا بڑا احسان ہے لڑکیوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نکاح میں رضامندی کا حق لڑکی کو دے دیا کہ اس حق کا استعمال اپنی سوجھ بوجھ اور عقل سے کرے' ایک دوسری روایت کے اندر اس خاتون کے اتنے الفاظ زیادہ ملے:

"وفی نسخة اردت ان اعلم النساء من الامر شئی؟"

کہ میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ میں نکاح نہ کروں بلکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ معلوم تو ہو جائے کہ عورتوں کے حقوق دربار نبوت کے اندر کیا ہیں؟ ان کی حیثیت کیا ہے؟ اس کا علم ہو جائے۔

بیوی کے ساتھ حسن سلوک

حضرت سعد بن وقاصؓ بڑے بہادر صحابی ہیں ان کی روایت ہے کہ فرمایا: جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہ تو خرچ کرے اللہ کی رضامندی کے لئے اس کا اجر ملتا ہی ہے (یعنی کلام رسول میں کوئی الجھن والی بات نہیں' بلکہ سادگی ہے تو) فرمایا کہ تو جو خرچ کرے اللہ کی راہ میں اس کا اجر تو ملنا ہی ہے لیکن اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالے گا تو خدا کی قسم اس کا اجر تجھے سب سے زیادہ ملے گا (متفق علیہ) یہ کتنا بڑا اعجاز ہے' خواتین کے اوپر خرچ کرنے کا' بعض علماً نے اس کا یہ ترجمہ کیا کہ اپنی بیوی کے اوپر تو اگر خرچ کرے۔

ایک حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں کہ خدا کی قسم حشر کے میدان میں جب اعمال تولے جائیں گے' چھوٹے بڑے اعمال سب تولے جائیں گی:

"فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یرہ' ومن یعمل مثال ذرة شرا یرہ."

ترجمہ: "کسی نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو تو اسے دیکھ لے گا' اور کسی نے ذرہ برابر برا کام کیا تو وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔"

حدیث شریف میں بھی ہے کہ ہر ایک کا تول ہوگا' اور پھر اپنے امتیوں کے تول کے وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میزان کے اوپر تشریف لائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس کا کانٹا کیسے ہو رہا ہے؟ فرمایا کہ حشر کے میدان میں میرے امتی نے اگر دنیا کی زندگی میں ایک لقمہ بھی اپنی بیوی کے منہ میں محبت سے دیا ہوگا تو خدا کی قسم میزان کے اندر اس کا بھی وزن کراؤں گا اور اس کو بھی اجر دلاؤں گا لیکن شرط ایمان ہے۔

☆☆......☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

میم بنت سعید احمد جلال پوری

دینی مدارس کی معلمات کے لئے لمحۂ فکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

”خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ“

ترجمہ: ”تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔“

یعنی قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے والے دونوں سب سے بہترین اور سب سے افضل ہیں، مگر ہمارے ہاں قرآن کریم سکھانے والی جو معلمات ہیں وہ قرآن کریم سیکھنے والوں کو قرآن کریم جیسی عظیم نعمت سے برگشتہ کررہی ہیں، سوال یہ ہے کہ وہ کس طرح اور کیسے؟ اس لئے کہ بچے تو معصوم اور پھول کی پنکھڑیوں کی طرح نازک ہوتے ہیں، وہ محبت اور پیار کی طرف لپکنے والے ہوتے ہیں۔ یعنی ان کو جو کوئی پیار سے بلائے گا وہ اسی کی طرف لپکیں گے اور جو ان کو مار پیٹ یا ڈانٹ ڈپٹ کرے گا اس سے بچے دور بھاگیں گے اور اس سے برگشتہ ہوں گے، اور یہ طے شدہ امر ہے کہ معلمات سے برگشتہ ہونے کا مطلب خود قرآن کریم سے برگشتہ ہونا ہے۔

مگر نہ معلوم ہماری معلمات کو اس کا ادراک کیوں نہیں؟ یا اگر انہیں یہ معلوم ہے تو شاید وہ تسامح سے کام لیتی ہیں، غرض معلمات بچوں کو اس طرح دھوکے جڑتی ہیں، جیسے وہ چار سالہ بچہ نہیں بلکہ چالیس سال کا پختہ انسان ہے۔ باقی رہا یہ کہ بچے پیار سے تو نہیں پڑھتے بلکہ جب تک ان کو مار پیٹ اور ڈرایا دھمکایا نہ جائے تو وہ قابو میں نہیں آتے تو میں اپنی بہنوں سے عرض کروں گی کہ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ بالکل ہی گڑ اور حلوے کی طرح میٹھی بن جائیں، نہیں نہیں، بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جہاں تک اور جتنا ممکن ہوسکے بچے سے پیار و محبت سے کام لیا جائے، ہاں اگر کوئی بچہ پھر بھی نہ پڑھے تو ہلکا پھلکا ڈرانا دھمکانا اور معمولی مار کی بھی اجازت ہے، مگر عموماً ایسا نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے، ابھی چند دن پہلے کی بات ہے میں نے خود ایک معلّمہ کو دیکھا خوب لحیم شحیم تھیں اور اس کا شاگرد بچہ تقریباً چار سال کا تھا، بچہ بیٹھا ہوا تھا پڑھ نہیں رہا تھا، اس کے ہاتھ میں قاعدہ تو تھا مگر وہ کسی سوچ میں گم تھا، جب معلّمہ نے بچے کو اس طرح غافل دیکھا تو معلّمہ صاحبہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اٹھ کر خوب کس کر بچے کی پیٹھ پر دھموکا جڑ دیا، بچہ بیچارہ پورا کا پورا ہل گیا، اس وقت مجھے اتنا افسوس ہوا کہ جس کی کوئی حد نہیں کتنی دیر تک میں صم بکم کی تصویر بنی رہی، کیا ہوتا کہ اگر معلّمہ صاحبہ بچے کو ایک مرتبہ پھر سے تنبیہ کردیتی کہ پڑھو ورنہ ماروں گی، مگر نہیں انہوں نے فوراً ہی ”راست اقدام“ کر ڈالا۔ غالباً ہماری معلمات میں اتنا حوصلہ اور اتنی ہمت ہی نہیں کہ وہ بچے کو پیار اور ہلکی پھلکی ڈانٹ ڈپٹ سے پڑھا سکیں۔

معزز معلمات! معلّم اور سکھانے والے کو اتنا بڑا درجہ ایسے ہی نہیں دیا گیا، خدارا! آپ بہنوں سے میری گزارش ہے کہ قرآن کریم اور دین سے لوگوں کو برگشتہ نہ کریں، یہ قرآن کریم کی خدمت نہیں، بلکہ یہ قرآن کریم سے برگشتہ کرنے کی سازش ہے، آپ ہی بتلائیں جو قرآن کریم سے برگشتہ ہوگا وہ فلاح پانے والا ہوگا؟ اور یہ کہ اس گناہ کا سبب کون بنا؟ عام طور پر بچے مدرسہ میں رو دھو کر کیوں جاتا ہے؟ اس لئے کہ اس کو مارا جاتا ہے، پیار سے، حوصلے سے کام نہیں لیا جاتا، یہی وجہ ہے کہ بچے کو جو سبق یاد ہوتا ہے وہ بھی معلمات کے ڈر سے بھول جاتا ہے، کتنی ماؤں کے منہ سے سنا گیا ہے کہ مدرسہ کی معلمات بہت سخت ہیں اور مارتی ہیں بچیوں کی انگلیوں پر نشان پڑے ہوتے ہیں، لہٰذا کہیں ایسا نہ ہو کہ مائیں اپنی مامتا سے مجبور ہوکر اپنے لخت جگر کو مدرسہ نہ چھڑا دیں، نتیجتاً بچہ قرآن کریم سے دور ہوجائے گا، اس لئے معزز معلمات! آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا یہ دین کی خدمت ہے؟ نہیں بالکل نہیں، اس لئے ہماری قابل احترام معلمات! میری آپ سے گزارش ہے کہ بچوں سے نرمی اور محبت والا معاملہ کریں، اسی طرح آپ ہماری عالمات کو لیجئے جب وہ عالمہ بن کر فارغ ہوتی ہیں اور رشتہ داروں اور سسرال میں دین پھیلانے کا کام شروع کرتی ہیں، تو ان کے چہرے پر حد درجہ سنجیدگی ہوتی ہے، مسکراہٹ کا شائبہ تک نہیں ہوتا دوسری طرف ان کی کمر تنی ہوئی اور حکم بھرا لہجہ ہوتا ہے، سب کے سامنے دوسروں پر ٹوک کی جاتی ہے، ان کے چہرے کے خد و خال اور ان کے افعال و اقوال سے اس طرح محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ یہ جتلا رہی ہوں کہ ہم ہی نیک اور پارسا ہیں باقی گناہگار ہیں، اس کے علاوہ جہاں بیٹھی ہیں یا جس محفل میں ہوتی ہیں، چہرے پر حد درجہ کرختگی اور ماتھے پر تکبر کا لیبل نمایاں ہوتا ہے اور ہر کسی سے بحث و مباحثہ جاری ہوتا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگ عالمات کے نام سے کان پکڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عالمہ؟ نہیں بھائی عالمات بہت غرور کرتی ہیں، ہمیں عالمہ بہو نہیں چاہئے۔

آخر کیوں؟ کیا وجہ ہے کہ ہماری بہنیں اور ہمارے مدرسے کی طالبات بدنام ہورہی ہیں؟ ہمارا دین کیوں بدنام ہورہا ہے؟ تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ رشتہ داروں سے یا اپنی دوست و احباب سے ہم محبت بھرے لہجے میں بات نہیں کرتے اور چہرے پر نرمی اور مسکراہٹ نہیں لائی جاتی ہم عاجزی و انکساری کا پیکر بھی تو ہوسکتی ہیں؟ اور اپنے آپ کو ان کی بہن سمجھ کر بھی تو بات کی جاسکتی ہے نہ کہ اپنے آپ کو عالمہ سمجھ کر۔ اسی طرح سب کے سامنے ٹوکنے کے بجائے بالکل الگ

جا کے بھی تو سمجھایا جاسکتا ہے اگر یہ انداز اور طریقہ اختیار کیا جائے تو پھر دیکھئے گا کہ کس طرح لوگ ہماری عالمات کے اخلاق کے گرویدہ ہوتے ہیں۔

ہماری عالمات کے بدنام ہونے کی ایک وجہ ہماری معلمات کا اپنی شاگردات کے ساتھ وہ تعلق نہیں ہوتا جو ایک استاد اور شاگرد کا رشتہ ہوتا ہے یا ماں بیٹی کا رشتہ ہوتا ہے، مگر آج کل کی ہماری معلمات کا اپنی شاگردات کے ساتھ ایسا کوئی رشتہ نہیں ہوتا، بلکہ ہماری معلمات کے اندر ضرورت سے زائد سنجیدگی پائی جاتی ہے، کرا کڑی ہوئی اور ماتھے پر بل اور شاگردات پر اپنا رعب جمانے کے لئے خواہ مخواہ کی ڈانٹ ڈپٹ جاری رہتی ہے، جب ہماری معلمات ایسی ہوں گی تو ان کی شاگردات ان سے ذہل نکلیں گی استاد تو شاگرد کے لئے رول ماڈل کا کردار ادا کرتا ہے، جب یہ چیزیں شاگردات معلمات میں دیکھ رہی ہیں تو وہ بھی یہی کچھ سیکھیں گی اور سمجھیں گی کہ شاید عالمات کو اس طرح کا ہونا چاہئے، پھر آگے جا کے وہ بھی یہی کردار ادا کرتی ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہماری طالبات بدنام ہو جاتی ہیں۔

لہٰذا میری آپ سے دردمندانہ گزارش ہے کہ اعتدال سے کام لیں، اپنے انداز کو صحیح کریں یعنی معلمہ اور طالبہ کا آپس میں ماں بیٹی جیسا رشتہ ہونا چاہئے، تھوڑا بہت ہنسی مذاق اسی طرح کبھی ڈانٹ ڈپٹ تو کبھی پیار محبت نہ کہ ضرورت سے زائد سنجیدگی پر غرور کا گمان ہونے لگے، غرض یہ کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ تعلیم کو دیکھنا چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے شاگردوں اور صحابہ کرامؓ سے کیسا رشتہ تھا؟ کیونکہ صحابہ کرامؓ اور آپؐ میں کبھی ہنسی مذاق کی باتیں بھی ہو جاتیں اور کبھی آپ ڈانٹ بھی دیتے، رسول اللہ اور صحابہ کرامؓ میں بے تکلفی بھی تھی، مگر اعتدال میں رہ کر، غرض یہ کہ آپؐ اور صحابہ کرامؓ کا رشتہ باپ اور بیٹے کا منظر پیش کرتا تھا کہ باپ کبھی ڈانٹتا بھی ہے اور مذاق بھی کرتا ہے، کبھی پیار بھی کرتا ہے، غرض بالکل گھریلو ماحول ہوتا تھا نہ کہ حاکم اور محکوم کا، اس لئے ہمیں اور آپ کو رسولؐ کے طریقے کو دیکھ کر چلنا چاہئے، جب معلمات ٹھیک ہوں گی تو شاگردات بھی ٹھیک ہوں گی کیونکہ استاد تو شاگردوں کے آئیڈیل ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب ہماری معلمات ٹھیک ہو جائیں گی تو طالبات بھی یہی سمجھیں گی کہ عالمات کو محبت نرمی کا پیکر ہونا چاہئے اور چہرے پر ضرورت سے زائد سنجیدگی کا لبادہ نہیں اوڑھنا چاہئے، اس سے انشاء اللہ ہماری عالمات کا ہر طرف چرچا ہوگا اور وہ اپنے سسرال میں جا کر بالکل اچھے طریقے سے ایڈجسٹ ہو جائیں گی، کیونکہ وہ سمجھ جائیں گی کہ عالمات کو محبت ونرمی کا معاملہ اور ماں بیٹی کا سا معاملہ اختیار کرنا چاہئے، (یعنی بالکل گھریلو رویہ اختیار کرنا چاہئے) نہ کہ حاکم اور محکوم کا سا۔ اس لئے خدارا! اس بات کی طرف سوچئے دین کو بدنام ہونے سے بچالیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆..........☆

®
TRUSTABLE
MARK
Hameed® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

ابو عاصم

شہ اور مات.....

اسلام دشمن عناصر، مسلمان امت کو رنگ، نسل، زبان اور جغرافیائی لحاظ سے بکھیرنے کے بعد اب صدیوں سے ان میں بے غیرتی کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ اسلامی بنیادی نظریات میں ابہام پیدا کرنے اور اس کے تشخص کو بدلنے کی کوششوں میں مصروف ہیں، اور ہم ہیں کہ ان کے پلان سے بے خبر مغرب کی اندھی تقلید کو اپنے لئے ترقی کی معراج سمجھے بیٹھے ہیں۔ داڑھی منڈانا ہو یا فرنگی لباس کا استعمال یا ان کے فیشن غرض اس طرح کی بہت سی باتوں میں ہمارے اندر اتنا ابہام پیدا کردیا گیا ہے کہ ان پڑھ مسلمانوں کا تو پوچھنا ہی کیا عصری تعلیم یافتہ لوگ بھی یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ مولوی تو بس لکیر کے فقیر ہیں۔ داڑھی سے کیا ہوتا ہے دل میں ایمان ہونا چاہئے، لباس سے کیا ہوتا ہے، اسلام تو صرف ستر ڈھانپنے کا حکم دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے منطق آج ہم میں بے شمار ہیں، ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقدہ کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ حضرت والا کی محفل میں ایک جج صاحب کھڑے ہو کر بولے، حضرت اسلام نے ہمارے لئے کوئی لباس تو مخصوص کیا نہیں پھر آپ لوگ اس پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا کہ بھئی ٹھیک ہے کل آپ اپنی بیوی کا لباس پہن کر عدالت میں تشریف لے جائیے گا کہ لباس سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا، محفل کشتِ زعفران بن گئی اور جج صاحب جھینپ گئے، میری بھی ایک ریٹائرڈ پروفیسر صاحب سے بات ہوئی وہ بھی اسی نظریے کے حامی تھے، میں نے ان سے کہا کہ آج کسی عالمی کانفرنس میں ہمارا کوئی لیڈر شریک ہو تو انجان آدمی تو پہچان ہی نہیں سکتا کہ ان میں کون مسلمان ہے، کیونکہ چہرہ مہرہ ایک جیسا، وضع قطع اور لباس ایک جیسا، بات کرنے کا انداز ایک جیسا پھر جب انہیں حدیث پاک کا مفہوم بتایا کہ جو آدمی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے پس وہ ان میں سے ہوگا، مجھے معلوم نہیں کہ اس کا اثر ہوا یا کسی اور بات کا الحمدللہ! تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ داڑھی کے ساتھ نظر آنے لگے۔

دشمن اپنے مشن کی تکمیل کے لئے ایک ایک قدم پھونک پھونک کر بڑھائے جارہے ہیں، پہلے انہوں نے قادیانیت کی داغ بیل ڈالی اور مسلمانوں میں مساجد، مدارس اور علماء کرام کی قدر میں کمی کرنے کی کوششیں شروع کیں۔ پھر ہماری بے غیرتی کا صحیح اندازہ لگاتے ہوئے ان پر حملہ کرواکے انہیں شہید کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر ملعون سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کو آگے لایا گیا اور ان کی پوری مدد معاونت اور محافظت کی گئی، ان سب کاموں کو بزدل دشمن نے خود سامنے آکر نہیں کیا بلکہ اس کے لئے اس نے مرتدین، منافقین اور دوسری اقوام کو چنا اور خود پس منظر میں رہے اور اب ہماری حالت زار کو دیکھتے ہوئے اصل دشمن شعائر اللہ اور ناموسِ رسالت کی بے حرمتی کے مسئلہ پر متحد ہو کر ظاہر ہو گیا ہے۔

غیر منقسم برصغیر میں ایک مرتبہ ایک بزرگ اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک سینما گھر کے سامنے سے گزرے تو دیکھا کہ ٹکٹ خریدنے والی لائن میں بہت سے مسلمان بھی لگے ہوئے ہیں، کسی نے کہا: حضرت! دیکھیں آج مسلمانوں کی بداعمالیوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا: اگر تم ان کو جا کر کہہ دو کہ دشمن فلاں مسجد کو گھیر کر آگ لگانا چاہتا ہے تو تمہیں ان میں سے ایک بھی یہاں نظر نہیں آئے گا، سب مسجد بچانے کو دوڑ جائیں گے، یعنی مسلمانوں میں بداعمالیاں تو کافی پہلے پیدا ہو چکی تھیں، مگر نظریات پر بے غیرتی نام کو نہ تھی، پھر چشم فلک بابری مسجد سے لے کر اب تک بے شمار مساجد، مدارس اور مسلمان اکابرین کی بے حرمتی اور شہادتیں دیکھ دیکھ کر خون کے آنسو روتا رہا اور ہم اپنی غیرت کے لاشے کو خود اپنے ہی ہاتھوں دفناتے رہے، اور اب نوبت یہاں تک آپہنچی ہے۔ کل اللہ تعالیٰ کے حضور ہر شے ہمارے اچھے اور برے اعمال کی گواہی دے گی۔

خدارا! چشم فلک کی ان گواہیوں سے ڈرو جو کل وہ ہماری بے غیرتیوں پر ہمارے خلاف دے گی، اب بھی وقت ہے، سچی توبہ کرلو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پھر ہماری طرف متوجہ ہو جائے اور ہمیں صحیح سوچ وفکر اور صحیح فیصلہ و عمل کی توفیق مل جائے۔ یاد نہیں کہ یہ بچپن میں سنا ہوا کوئی واقعہ ہے یا کہانی مگر برجستہ ذہن میں آگئی چونکہ ہمارے حسب حال ہے، اس لئے سوچا قلمبند کردوں شاید ہمارے لئے لمحہ فکریہ بن جائے۔

واقعہ یوں ہے کہ برصغیر کے ایک مسلمان نواب صاحب جن کا دن رات کا مشغلہ شطرنج ہی سے دل بہلانا تھا، ایک دن شطرنج کی بازی جمی ہوئی ہے، ان کے حواری انعام و اکرام کے لالچ میں مستقل ہار رہے ہیں اور نواب صاحب ہر جیت پر بچوں کی طرح نعرہ بلند کرتے ہیں کہ: "یہ شہ اور مات" اتنے میں خبریں پہنچانے والا آکر کہتا ہے کہ حضور دشمن آپ کی

ریاست پر حملہ کرنے والا ہے۔ نواب صاحب سے پہلے ان کے حواری بولے: یہاں کیا بتانے آئے ہو، جاؤ وزیر اعظم کو بتاؤ۔ نواب صاحب... ''یہ شہ اور مات'' کچھ دنوں کے بعد انہوں نے آ کر خبر دی کہ حضور دشمن سلطنت کی سرحدوں تک پہنچ گیا۔ حواری بولے: یہاں کیا بتانے آئے ہو، سپہ سالار کو جا کے بتاؤ، نواب صاحب.... یہ شہ اور مات... کچھ دنوں کے بعد انہوں نے آ کر خبر دی حضور! دشمن نے فلاں فلاں شہروں پر قبضہ کر لیا ہے، حواری بولے یہاں کیا بتانے آئے ہو، باقی شہروں کے گورنروں کو پیغام بھجوا دو کہ شہر کی فصیلوں کے دروازے بند کر دیں۔ نواب صاحب... یہ شہ اور مات... کچھ دنوں کے بعد انہوں نے آ کر خبر دی حضور! دشمن ہمارے شہر کی فصیل گرا کے اندر داخل ہو چکا ہے اور محل تک پہنچ گیا ہے۔ نواب صاحب گھبرا کے اٹھے اور چیخ کر بولے: ''لاؤ میرا گھوڑا لاؤ میری تلوار'' اتنے میں دشمن اندر داخل ہو گیا اور نواب صاحب سمیت سب حواریوں کے ہاتھ پشت پر باندھے اور ہانک کر لے گئے۔

شطرنج کی جگہ مشغلے تو بدل گئے اور منظر نامے میں بھی اضافہ ہو گیا، ہمارے اکابرین اور علمائے کرام (جو گزر چکے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو نور سے بھرے اور جو موجود ہیں ان کی عمروں میں برکت عطا فرمائے) صدیوں سے ہمیں ہوشیار کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، دیکھو خلافت کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں، امت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور ہم ہیں کہ... یہ شہ اور مات..... دیکھو برصغیر میں مسلمان بادشاہت کا خاتمہ کرنے کی سازشیں شروع ہو گئیں تا کہ کہیں اورنگزیب عالمگیرؒ جیسا حکمران دوبارہ نہ پیدا ہو جائے، دیکھو دیکھو تیرہ صدیوں پر محیط شاندار نبوی نظامِ تعلیم جس نے دنیا کی بیشتر ایجادات کے موجود سائنس دان، مفکر، دانشور، اطباء اور سپہ سالار پیدا کئے، بہترین معاشی، معاشرتی اور عدالتی نظام پر مبنی معاشرہ پیدا کیا اسے فرسودہ قرار دے کر دشمنوں کا سرمایہ دارانہ تعلیمی نظام رائج کر کے مسلمانوں کو دو طبقات میں بانٹنے کی سازش ہو رہی ہے اور ہم ہیں کہ .... یہ شہ اور مات.... دیکھو ہماری عورتوں کو مغرب زدہ اور بے حیا، بنایا جا رہا ہے اور ہم ہیں کہ.... یہ شہ اور مات.... دیکھو ہمارے نوجوانوں کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول کی جگہ دنیا کی محبت بھرنے کی کوششیں شروع ہو گئیں، اور ہم ہیں کہ .... یہ شہ اور مات.... دیکھو ہمارے نونہالوں کو فلم اور ٹی وی کے ذریعہ ذہنی عیاشی کی طرف مائل کیا جا رہا ہے کہ یہ نسل ہی دین سے دور ہو جائے، اور ہم ہیں کہ .... یہ شہ اور مات.... دیکھو ہماری مساجد اور مدارس ویران کرنے اور انہیں ڈھانے کی سازش ہو رہی ہے اور ہم ہیں کہ.... یہ شہ اور مات.... دیکھو، دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ عظیم برپا کر دیا گیا ہے، یعنی ہمارے دین کی بنیادیں ہلانے کی کوششیں شروع ہو چکی ہیں، ختم نبوت کا بنیادی اثاثہ ہم سے چھینا جا رہا ہے اور ہم ہیں کہ.... یہ شہ اور مات.... اور اب تو شعائر اللہ اور ناموس رسالت کا معاملہ ہے، جس پر دشمن نے اجتماعی حملہ کر دیا ہے، ہمارے اکابرین علماء کرام چیخ چیخ کے ہمیں متنبہ کر رہے ہیں کہ یہ عفریت گولی سے نہیں مرے گا یہ معاشی بائیکاٹ سے مرے گا اور ہم ہیں کہ.... یہ شہ اور مات....

سوچو کب تک ہم اپنے علماء کرام کو ہر محاذ پر لڑنے کے لئے تنہا چھوڑے رکھیں گے؟ کب ہم ان کی آواز پر لبیک کہیں گے؟ کل حشر والے دن ہم حوض کوثر پر کس منہ سے نبی پاک کا سامنا کریں گے، اگر انہوں نے سوال کر لیا کہ دو ٹکے کے منافع یا اپنے نفس کی تسکین کی قیمت پر تم نے میری ناموس بیچ ڈالی؟ تو ہمارا کیا جواب ہو گا؟ کیا واقعی آپ کی ناموس اتنی سستی ہے؟ کیا ہو گیا ہے ہمیں؟ اب بھی اگر ہمیں رونا نہ آئے تو ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم ایمان کے کس درجہ میں ہیں، یہ ایمان تو لنے کا ترازو ہے، جو چاہے اپنے ایمان کو تول لے، ایک پلڑے میں ناموس رسالت رکھے اور دوسرے میں دو ٹکے کا منافع اور اپنے نفس کی خواہشات پوری کرنے والی چند اشیاء، دیکھیں کون سا پلڑہ جھکتا ہے، دشمن تو اب نواب صاحب کے محل کے نیچے پہنچنے ہی والا ہے اب تو کہہ دو ''لاؤ میرا گھوڑا، لاؤ میری تلوار''

اس مرتبہ تو سب مل کر علماء کرام کی پکار پر لبیک کہہ دو کہ ہم نے گستاخ رسول کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا، ہم نے یہ شہ اور مات والا جام توڑ دیا اور اس کی جگہ ختم نبوت سے محبت کا جام پینا شروع کر دیا ہے کہ شاید کل یہی عمل ہماری شفاعت کا سبب بن جائے۔

☆☆..........☆☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

بزم اطفال

شعور ختم نبوت

مولانا قاضی احسان احمد

سوال: فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے یہ تجویز کس عالم دین نے پیش کی تھی کہ قادیانی پاکستان کے وفادار نہیں، ان کے خاتمہ کے لئے ضروری ہے کہ فوج سمیت تمام کلیدی عہدوں سے ان کو ہٹادیا جائے؟

جواب: حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ نے۔

سوال: بتایئے! قادیانیت کے خاتمہ کے سلسلے میں یہ الفاظ کس پاکستانی وزیراعظم کے ہیں کہ: ''قادیانیوں کے خلاف پوری قوت سے کارروائی کرنے کی ضرورت ہے''؟

جواب: محمد خان جونیجو کے۔

سوال: علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے قادیانیت کی سرکوبی کرنے والوں کے لئے جنت کی ضمانت، کن الفاظ میں دی تھی؟

جواب: حضرتؒ نے فرمایا: ''جو کوئی فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگادے گا، اس کی جنت کا میں ضامن ہوں۔''

سوال: ''اگر ہم انگریزی حکومت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جائے۔'' بتایئے یہ الفاظ کس مشہور سیاسی ہندو لیڈر کے ہیں؟

جواب: پنڈت جواہر لعل نہرو کے۔

سوال: سب سے پہلے کس بیرونی ملک کی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا؟

جواب: سپریم کورٹ آف ماریشس نے۔

سوال: قادیانیوں کو آئین پاکستان کی کس شق کے تحت غیر مسلم قرار دیا؟

جواب: آرٹیکل نمبر 260 شق نمبر 3 کے تحت۔

سوال: آئین پاکستان کی کس شق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننے والا کافر ہے؟

جواب: آرٹیکل نمبر 260 شق نمبر 3 کے تحت۔

سوال: معروف ہندوستانی عالم دین مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے سچے نبی کی کیا نشانیاں تحریر کی ہیں؟

جواب: 1:...... ہر نبی اپنے سے پہلے آنے والے انبیاء کا احترام کرتا ہے۔

2:...... نبی کسی حالت میں جھوٹ نہیں بولتا۔

3:...... نبی کافر حکومت کی کاسہ لیسی نہیں کرتا۔

4:...... نبی کی کوئی پیشینگوئی غلط نہیں ہوتی۔

سوال: بتایئے "Islam & Ahmadim" کس نے لکھی؟

جواب: شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے۔

سوال: 1953ء کی تحریک ختم نبوت کی لمحہ بہ لمحہ مستند کارروائی کس نے اپنی کتاب میں درج کی ہے؟

جواب: حضرت مولانا اللہ وسایا نے اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت 1953ء'' میں۔

سوال: کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ختم نبوت کے موضوع پر کون سی کتاب لکھی تھی؟

جواب: خاتم النبیین۔

سوال: پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان مرحوم کو مسئلہ ختم نبوت کس نے سمجھایا، کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر رضامند ہوگئے تھے؟

جواب: مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے۔

سوال: مولانا لال حسین اخترؒ نے کب قادیانیت کو ترک کرکے اسلام قبول کیا؟

جواب: یکم جنوری 1932ء میں۔

سوال: کس مشہور عالم دین اور مجاہد ختم نبوت کو فاتح چناب نگر کہا جاتا ہے؟

جواب: مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم العالیہ کو۔

شداد کی جنت

محمد عبداللہ

ایک گاؤں کے قریب دریا تھا، وہاں دھوبی کپڑے دھویا کرتے تھے، آج اتفاق سے دھوبیوں کو دریا کے کنارے ایک کشتی نظر آئی، اس میں ایک حسین و جمیل شیر خوار بچہ اپنی مردہ ماں کے پاس پڑا کھیل رہا تھا، دھوبیوں نے اس میں سے بچہ کو نکال لیا اور اس کی ماں کی لاش کو دفن کردیا، وہیں ایک مہتر رہتا تھا، اس کی کوئی اولاد نہیں تھی اس نے بچہ کو اپنا بیٹا بنالیا اور پالنے لگا۔

جب بچہ سات برس کا ہوا تو ابھی سے اس کی چال ڈھال اور بات چیت بتانے لگی کہ لڑکا بہت تیز ہے، ایک دن وہ لڑکا آبادی کے باہر بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ یکا یک شور ہوا کہ بادشاہ کی سواری آرہی ہے، یہ سن کر سب بچے خوف سے بھاگ گئے، مگر یہ لڑکا ایک اونچی جگہ کھڑے ہوکر بادشاہ کی سواری اور فوج دیکھنے لگا، کچھ دیر بعد بادشاہ کی سواری اور فوج آگے چلی گئی، راستہ میں گری پڑی چیز کی خبر گیری کے واسطے فوج کے پیچھے پیچھے چند آدمیوں کو مقرر کیا جاتا تھا وہ بھی آرہے تھے، ان میں سے کسی کو ایک پوٹلی ملی، اس میں سرمہ دانی اور سلائی تھی اس آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں نے سرمہ پایا ہے اور اپنی آنکھوں میں لگانا چاہتا ہوں، بتلاؤ مناسب ہے یا نہیں؟

ساتھیوں نے کہا کہ راستہ میں گری ہوئی چیز کا استعمال میں لانا ٹھیک نہیں ہے، اب تم سرمہ لگانا ہی چاہتے ہو تو بغیر آزمائش کے اپنی آنکھوں میں لگانا مناسب نہیں ہے، اب صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے کی آنکھ میں لگاؤ اگر نقصان نہ دے تو تم بھی استعمال کرلو، اس آدمی نے چاروں طرف نظر دوڑائی، وہاں کوئی بڑا آدمی تو نظر نہ آیا یہ لڑکا دکھائی دیا، آدمی نے لڑکے کو آواز دی اور کہا کہ سرمہ لگالو، آنکھوں کو فائدہ دے گا، اس پر وہ دوڑتا ہوا آیا اور سرمہ لگالیا، سرمہ لگتے ہی اسے تمام زمین کے خزانے صاف نظر آنے لگے۔ لڑکا چالاکی اور دانائی سے جھوٹ موٹ رونے لگا، چلانے لگا کہ تم نے میری آنکھیں پھوڑ ڈالیں، میں بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہاری شکایت کروں گا اور سزا دلواؤں گا، انہوں نے جو یہ باتیں سنیں تو سرمہ وہیں چھوڑا اور اپنی جان بچا کر بھاگے، لڑکا چالاک اور مکار تو تھا ہی سرمہ دانی لے کر اپنے گھر آیا اور سب قصہ اس مہتر کو سنادیا، مہتر نے کہا کہ جب سب لوگ رات میں سوجائیں اور چاروں طرف سناٹا چھاجائے اس وقت تم کو جہاں خزانے نظر آتے ہوں وہاں سے کھود کر گدھوں اور خچروں پر لاد کر گھر لے آنا، چالاک لڑکے نے اس پر عمل کیا، چند روز میں اس کے پاس بہت دولت جمع ہوگئی اور اس نے دولت کے زور سے گاؤں والوں کو اپنا گرویدہ بنالیا، وہاں کے سرداروں کو قتل کرادیا تھوڑے ہی دن کے بعد بادشاہ کا انتقال ہوگیا تو اس لڑکے نے اپنی دولت کے زور سے تخت پر قبضہ کرلیا، رفتہ رفتہ اور ملک بھی اس نے فتح کرلئے اور بڑے بڑے بادشاہ اس کے سامنے جھکنے لگے، اب اس کے دل میں غرور پیدا ہوا، یہاں تک کہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا اس زمانے کے عالموں اور واعظوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم جو خدائی کا دعویٰ کررہے ہو، یہ بات بالکل غلط ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرو گے تو جنت میں جاؤ گے، بادشاہ نے جنت کی حقیقت اور تعریف دریافت کی، علماء نے جو کچھ جنت کے متعلق اگلے انبیاء سے سنا تھا، بیان کردیا، بادشاہ کے دل میں غرور تو پیدا ہو چکا تھا، اس نے کہا کہ مجھے جنت ونت کی حاجت نہیں، میرے پاس بہت کچھ مال ہے اور میں بھی جنت بنا سکتا ہوں، چنانچہ ملک کے مشہور کاریگروں اور معماروں کو جنت بنانے کا حکم دیا وہ جنت بارہ سال کی مدت میں تیار ہوئی، مغرور بادشاہ بڑے کروفر کے ساتھ جنت کے دروازے پر پہنچا، جب اس کا ایک قدم اندر اور ایک قدم باہر تھا، آسمان کی طرف سے ایک خوفناک آواز آئی جس سے سب لوگ ہلاک ہوگئے، مغرور بادشاہ بھی وہیں گر پڑا اور مرگیا اور جنت دیکھنے کی حسرت دل میں لے گیا، اس مغرور بادشاہ کا نام شداد تھا۔

بچو! تکبر کرنے کا نتیجہ دیکھا، اللہ تعالیٰ نے شداد کی خوب خبر لی اور سزا دی، یاد رکھو، غرور کرنا اللہ کا بالکل پسند نہیں، اسے تو عاجزی پسند ہے، ہم سب کو بھی چاہئے کہ غرور اور تکبر سے بچیں اور اپنے اندر تواضع وانکساری پیدا کریں۔

☆☆..........☆☆

ذیابیطس کے مریضوں کیلئے کامیاب نسخہ دریافت

تبوک کورٹ کے سپریم قاضی شیخ صالح تویجری حفظہ اللہ کی مساعی کا نتیجہ

سعودی عرب میں تبوک کورٹ کے سپریم قاضی (جج) شیخ صالح محمود تویجری حفظہ اللہ نے ایک صحیح تجربہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شوگر کی بیماری کے علاج کے لئے ایک کامیاب نسخہ دریافت کرلیا ہے۔ اس بیماری سے آج کل بہت سارے لوگ بالخصوص بوڑھے مرد وعورت زیادہ دوچار ہیں۔

شیخ محترم ایک لمبے تجربہ، انتھک محنت وکوشش، مسلسل صبر کے بعد اس بیماری کا اتنا بہترین نسخہ دریافت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، اس نسخے میں استعمال ہونے والی اشیاء اور ان کی مقدار اس طرح ہے: گیہوں کا آٹا ۱۰۰ گرام، گوند ۱۰۰ گرام، جو ۱۰۰ گرام، کلونجی ۱۰۰ گرام۔

دوا کی تیاری کا طریقہ

مذکورہ چاروں چیزوں کو کسی برتن میں لے کر اس میں پانچ کپ پانی ڈالیں پھر اسے کم از کم ۱۰ منٹ تک جوش دیں، اس کے بعد آگ بجھادیں اور اس کو از خود ٹھنڈا ہونے کے لئے چھوڑ دیں، اب اسے چھان لیں اور بچے ہوئے پانی کو شیشے کے برتن میں رکھیں۔

استعمال کا طریقہ:

☆......ذیابیطس میں مبتلا مریض ناشتے سے پہلے صبح نہار منہ سات دن تک مسلسل چائے یا قہوے کی چھوٹی پیالی کے برابر مقدار لے۔

☆......۷ دن کے بعد مسلسل ایک ہفتہ تک ایک دن پیئے اور ایک دن ناغہ کرے۔

☆......ایک ہفتہ گزرنے کے بعد دوا کا استعمال بالکل بند کردے اور بلا روک ٹوک جو دل چاہے غذا استعمال کرے، باذن اللہ! اسے کچھ نقصان نہیں ہوگا، انشاء اللہ۔

ادارہ

خبروں پر ایک نظر

انڈونیشیا میں قادیانیوں کے خلاف زبردست مہم

عالم اسلام کے آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے ملک انڈونیشیا میں آج کل قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دلوانے کے لئے عوامی سطح پر زبردست مہم شروع ہے۔ اس مہم کا آغاز انڈونیشیا میں قادیانیوں کی طرف سے بڑے بڑے مراکز کی تعمیر اور اپنے مذہب کی ترویج و تبلیغ کے لئے کی جانے والی سرگرمیوں کے بعد ہوا۔ یورپی ممالک خصوصاً برطانیہ جو اس وقت مذہب قادیانیت کا ہیڈ کوارٹر ہے، کا خصوصی تعاون ان کے ساتھ ہے۔ یورپ جو اس وقت اسلام کی زبردست پذیرائی کے بعد پریشان ہے، نے سب سے بڑے مسلم ملک انڈونیشیا کو خصوصی ہدف بنا رکھا ہے جس کو تقسیم کرنے کے لئے کام ہو رہا ہے۔ مشرقی تیمور کے نام سے پہلے ہی ایک ملک علیحدہ کیا جا چکا ہے۔ جزائر ملوکا کو علیحدہ کرنے کی سازش بظاہر ناکام ہوگئی ہے لیکن اس کی حقیقت بھی جلد سامنے آسکتی ہے۔ یہ سب سے بڑی اور تلخ حقیقت ہے کہ کافروں کو جب بھی مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ناکامی ہوئی تو انہوں نے قادیانیوں کو استعمال کیا اور یہی کچھ آج کل انڈونیشیا میں ہو رہا ہے۔ یہاں سب سے پہلے علماء کرام نے حکومت کو ایسی سازشوں سے آگاہ کیا۔

انڈونیشیا میں مذہبی امور کے ایک بورڈ بیکر پیکم (Baker Pakem) جس میں اٹارنی جنرل کے دفتر کے افسران، وزارت مذہبی امور، وزارت داخلہ اور نیشنل پولیس کے ارکان شامل ہیں نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے سفارشات بھیجیں۔ بورڈ کے صدر محکمۂ سراغرسانی کے ڈپٹی اٹارنی جنرل بھی یہی کہتے ہیں کہ ہماری ٹیم نے گزشتہ تین ماہ میں غلام احمدیہ فرقے کے ۵۵ حلقوں کی تحقیق کی، ماہ جنوری میں ۱۲ نکات پر مشتمل معاہدے کا اعلان ہوا جس کی وہ پاسداری نہیں کر رہے۔ معاہدے کی ایک شق یہ تھی کہ: ’’فرقہ احمدیہ مرزا غلام احمد کی بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے گا‘‘ بیکر پیکم کے مطابق تین ماہ کی تحقیق کے بعد ادارہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ مرتد غلام احمدی، معاہدے کے باوجود اپنے عقائد، اسلام کے واضح اور مسلمہ عقائد کے مطابق نہیں ڈھال رہے۔ چنانچہ اس پر عوامی مظاہرے شروع ہوگئے اور جب اس سے بھی حکومت پر زیادہ اثر نہ ہوا تو پھر مسلمانوں کو خود ہی مجبوراً قادیانیوں کی سازشوں کے مراکز تباہ کرنے اور جلانے پڑے۔ اس وقت ملک بھر میں قادیانیوں کے خلاف زبردست تحریک جاری ہے اور عام مسلمان یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ قادیانیوں کو سرکاری سطح پر بھی کافر قرار دیا جائے تاکہ وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوششوں میں ناکام ہوں ورنہ اس تحریک کے ختم ہو جانے سے قادیانی دین سے نابلد اور غریب مسلمانوں کو مرتد بناتے چلے جائیں گے اور قادیانیت جسے دنیا بھر سے بھرپور مالی وسائل کا تعاون حاصل ہے کے لئے یہ مہمیز کا کام دے گی۔

قادیانیت کی انڈونیشیا سمیت دنیا بھر میں ایسی سرگرمیاں سارے مسلمانوں کے لئے باعث تشویش ہونی چاہئیں اور انہیں روکنے کے لئے ہر کسی کو کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ اسلام کے خلاف یہ سب سے بڑی مہم اور سازش ناکام ہو۔ (بشکریہ ماہنامہ الدعوۃ لاہور)

تحفظ ناموسِ رسالت کانفرنس اوکاڑہ

اوکاڑہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے زیر اہتمام بعد نماز عصر فاطمۃ الزہراؓ للبنات حجرہ شاہ مقیم میں بعد نماز عصر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے طلباء و طالبات، عوام الناس سے خطاب کیا اور دعا کی۔ مولانا موسیٰ صاحب ادارہ کے مہتمم نے مہمانوں کی تواضع کی، بعد نماز عشاء منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جامع مسجد عثمانیہ میں جلسے کی کارروائی کا آغاز خطیب و امام قاری عبدالستار کی تلاوت سے ہوا، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا زبیر احمد فہیم نے ادا کئے۔ پہلا بیان سیرت النبی کے موضوع پر مولانا سید انور شاہ بخاری کا ہوا، انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ میں احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے جو جتنا حصہ ڈالے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مستحق ہے۔ بعد ازاں حمد باری تعالیٰ اور سیرت النبی کے مقدس عنوان پر مولانا شاہ عمران عارفی نے کلام پیش کیا مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور کے مبلغ نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانی ملک و ملت اور اسلام کے غدار ہیں، ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر

کڑی نظر رکھی جائے۔ اوکاڑہ کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے کہا کہ ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے زندہ ہیں، ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے بیان میں کہا کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے کون نبی مصلی پر کھڑا نہیں ہوسکتا، رب کا فیصلہ یہ ہے اگر کوئی نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مصلی پر کھڑا ہوجائے تو فمن تولی بعد ذالک سب نبیوں سے اعلان کرایا اور مسلمانان عالم کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کو کفر سمجھتے ہیں، جبکہ یہود و ہنود نصاریٰ گستاخی رسول کو روشن خیالی سے تعبیر کرتے ہیں اور ہم اسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کریں گے، مولانا اللہ وسایا نے رات کو بصیر پور میں قیام کیا، صبح جامعہ حنفیہ مدنی مسجد بصیر پور میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کے مقدس عنوان پر درس قرآن ہوا، میزبانی کے فرائض مولانا زبیر احمد فہیم، مولانا عزیز خلیل و دیگر طلباء اساتذہ نے سرانجام دیئے۔ اللہ رب العزت تمام دینی اداروں کو ترقی نصیب فرمائے۔

قادیانیت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، مرزائیت اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ایک سازش کا نام ہے: مولانا اللہ وسایا

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام حلقہ اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں ملک عزیز پاکستان کے نامور علماء کرام، نعت خواں اور قرأ حضرات نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ انسان کی اصلی کامیابی و کامرانی دین محمدی کو ماننے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں ہے، اگر کوئی انسان اسلام اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات کو چھوڑ کر کسی اور جگہ کامیابی اور نجات تلاش کرتا ہے تو یہ اس کی بھول اور نادانی ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کے پروانوں سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ ساری زندگی قادیانیوں کو اسلام کے خلاف ایک سازشی گروہ تصور کرتے رہے اور وہ کہتے تھے کہ: قادیانیت ! یہودیت کا چربہ ہے، دنیا میں اسرائیل واحد ایسا ملک ہے جہاں کسی مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں سوائے یہودیت کے مگر قادیانی مشن وہاں پر بھی کام کرتا ہے، اس لئے کہ ان کے ڈورے انہی یہودیوں سے ملتے ہیں۔ کانفرنس سے مولانا رب نواز حنفی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اعجاز اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا جبکہ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری احسان اللہ فاروقی نے حاصل کی۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

نعت شریف

نعتِ نبیؐ لکھنے کے لئے جب لے کے قلم ہم بیٹھے ہیں
لفظوں نے آداب کیا، افکارِ درخشاں برسے ہیں

سرورِ عالمؐ اس دنیا میں رحمت بن کر آئے ہیں
بابِ جہالت بند کیا ہے، حکمت کے در کھولے ہیں

فکر و نظر کی سوغاتیں دیں، دین دیا قرآن دیا
دنیا والوں پر آقا نے کیا کیا حُسن برسائے ہیں

اخلاق و کردار کا جس کے ذکر ہے، سارے عالم میں
ہائے اسی پر جہل زدوں نے سنگِ ملامت پھینکے ہیں

جن لوگوں نے آقا کے اخلاق حسن کو اپنایا
وہ دنیا میں رُشد و ہدیٰ کا سورج بن کر چمکے ہیں

ہم کو تو بس حکم نبیؐ پر جان نچھاور کرنی ہے
جان کی قیمت ہم کیا جانیں، ہم تو حکم کے بندے ہیں

پیارے نبیؐ سے جلنے والے سارے جہاں میں ہیں رسوا
مشرق سے مغرب تک تابشؔ پیارے نبی کے جلوے ہیں

تابشؔ مہدی، دہلی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقات جاریہ
میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دینے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ